

تخصیصات
حضرت مسعودی علیہ السلام

ترجمہ
محمد عبدالستار طاہر

ادارہ منظر اسلام لاہور

تخصّصات
حضرت مسعود ملت

مرتبہ
برائے مدرسین - اعلیٰ میں لکھتے

محمد عبدالستار طاہری

ادارۃ مظہر اسلام لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر ۲

بغیر اجازت شائع نہ کریں

تخصّصات حضرت مسعود ملت	_____	نام کتاب
محمد عبدالستار طاہر	_____	مرتب
ادارہ منظر اسلام۔ لاہور	_____	ناشر
۳۳ صفحات	_____	صفحات
گیارہ سو	_____	تعداد
ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ / جون ۱۹۱۳ء	_____	اشاعت
ٹاپو گرافکس۔ مچلی منڈی لاہور	_____	کیوزنگ
	_____	مطبع
بیرون جات کے حضرات - / ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب کریں	_____	قیمت

_____ لئے کا پتہ _____

ادارہ منظر اسلام

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ

نور آباد - فتح کڑھ - لاہور

۳/۷۳ نئی آبادی، مجلہ آباد، مظہرہ لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر ۵۳۸۴۰

مسعودِ ملت

(علامہ بدرالحقوری، ڈائریکٹر اسلاک اکیڈمی، میگ، ہالینڈ)

آ رہا ہے لبِ ظلمہ پہ بیانِ مسعود
 دل ہوا آج مرا مائل شانِ مسعود
 عظمتِ دینِ نبی شوکتِ تاریخِ سلف
 ہے وسیع لور گراں مایہ جہانِ مسعود
 رت کے ڈھیر سے جن جن کے نکالے موتی
 نبی "تاریخِ رضا" گوہرِ کلنِ مسعود
 جب بھی تاریخِ رضا لکھنے کو اٹھے گا کوئی
 راہ دکھلائے گا ہر اک کو نشانِ مسعود
 معنیٰ اعظمِ دہلی کا مبارک فرزند
 برگزیدہ ہو جہاں میں تری جانِ مسعود
 تو نے صیقل کیا آئینہِ رضویت کو
 شکِ شکن، ربِ ربا تیرا بیانِ مسعود
 کاش ملت کے جوانوں کا بنے سنگِ میل
 بدرِ عمل گاہ میں ہر نقش و نشانِ مسعود

۱۹ جون ۱۹۹۳ء

ہالینڈ

(بکھنور مسعود ملت ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی)

(پروفیسر فیاض احمد خاں کلوش، صدر شعبہ اورو، ایس اے ایل گورنمنٹ ڈگری کالج،

(میرپور خاص، سندھ)

حضرت مسعود ملت، افتخارِ سنیت

پیکرِ حُسنِ عمل، سرمایہٴ روحانیت

شخصیت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب

آپ ہیں گویا دستانِ شریعت کا نصاب

آپ ہیں علمِ تصوف کے وہ بحرِ بیکراں

آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں

آپ کا سایہ مریدوں پر ہے گویا سایاں

آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں

آپ ہیں اسرارِ علمِ معرفت کے رازدار

آپ کے طرزِ طریقت کا شریعت پر مدار

آپ کی تلقین ہے اک جاوہِ منزلِ نشاں

آپ کی تبلیغ ہے اک دفترِ حُسنِ بیاں

بارشِ نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے

آپ کی شفقت، محبت تا ابد قائم رہے

شیخ احمد کے گلستاں کے گل تر آپ ہیں

کلوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

مشمولات

- ۱۔ حرفِ آغاز
- ۲۔ تقدیم مولانا جاوید اقبال مظہری
- ۳۔ اختصا ص قرآن حکیم
- ۴۔ اختصا ص سیرت پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام
- ۵۔ اختصا ص حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ
- ۶۔ اختصا ص میر سید علی قادری غمگین و ہلوی علیہ الرحمہ
- ۷۔ اختصا ص امام احمد رضا قدس سرہ العزیز
- ۸۔ اختصا ص مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی و ہلوی علیہ الرحمہ

حرفِ آغاز

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و مجدہ کا بڑا عظیم احسان ہے کہ اس نے اپنی تمام مخلوقات میں ہمیں اشرف یعنی انسان بنایا، پھر تمام اقوام میں افضل یعنی مسلمان بنایا، پھر تمام انبیاء طہیم الصلوٰۃ والسلام کے سردار اور اپنے پیارے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام بنایا۔
لذٰلک یوتینہ

یہ سب مولیٰ تعالیٰ کے محض فضل و کرم کے طفیل ہے وگرنہ ہم تو ایک سانس کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احقر یہاں حضرت مسعود ملت سے اپنی گرویدگی اور وابستگی کی بھی کچھ تفصیلات پیش کر دے۔ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید عاتق سے تعلق تو ان کی تحریروں کے سبب ہوا۔ سن شعور سے جب مطالعہ کی دنیا میں آیا تو ان کی تحریروں میں محبت و رافت کے دریا موجزن پائے۔ پھر تو ان کی تحریروں کی جستجو رہنے لگی۔ جہاں کہیں سے ان کی تحریر ملتے کی آس ہوئی حصول کی کوشش کی۔

ان کے نام کے ساتھ لفظ ”پرنسپل“ پڑھا تو خیال یہ آیا کہ کوئی سوڈو بوڈیٹائی ہمدار شخص ہوگا۔ میرا ذوق و شوق دیکھ کر علامہ اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمہ (۲۸ جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۳ء) سکرائے اور دریافت کیا ”کیس مرید ہو؟“ میں نے کہا کہ ”نہیں، ہر طرف تو اب دکان داریاں ہیں ٹوٹ کھوٹ کا بازار گرم ہے“۔ فرمانے لگے ”اور سب سے بڑھ کر ایمان کی دولت پر بڑے مکر و فریب سے ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت سب سے ضروری ہے“۔ میں نے کہا ”بجا فرمایا“ یہی دیکھ کر تو میں سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ارادت مندوں میں شامل ہوا ہوں“۔ کہنے لگے ”وہ کیسے؟“ ہمیں نے عرض کیا ”۳۳ احقر اکل عمری سے سرکار غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا والد و شیدا ہے۔ ان کے خوارق و کرامات اور حیران کن حالات سے بڑا متاثر ہوں۔ کچھ پڑھا بھی ہے، کچھ سنا بھی ہے کہ ان کی بارگاہ الہ میں بڑی رسائی تھی اور دل میں حسرت تھی کہ کاش سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ پاتے تو ان کے دست حق پرست پر بک جاتے اور پھر سرکار غوث پاک نے اپنے ہر مرید کی بخشش کا ذمہ لیا ہے۔ اور اس دوران کہیں مطالعہ میں یہ بھی آیا کہ کسی نے سرکار

غوث پاک سے دریافت کیا کہ سرکار! اگر کوئی آپ کا زمانہ نہ پائے اور وہ آپ کا مرید بھی ہونا چاہے تو کیا کرے؟ فرمایا ”وہ بھی ہمارا مرید ہے اور اس کی بخشش ہمارے ذمہ ہے۔“ اس پر احقر غائبانہ طور پر سرکار غوث مآب کا مرید ہوا ہے۔ یہ سب سن کر علامہ صاحب میری محبت و شوق اور کمال احتیاط پر خوش ہوئے اور فرمانے لگے ”یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ظاہری طور پر بھی بیعت کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔“ میں نے کہا ”مجھے تو کہیں بھی کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس کے دامن سے لگ کر آدمی عاقبت کا سودا کر لے۔ بڑی بڑی گدیاں ہیں۔ لیکن صاحب مزار کی تعلیمات سے کھلے عام صرف نظر ہو رہا ہے۔ جس مقصد کے لئے عمر بھر وہ صاحب مزار سرگرم عمل رہے سب اس کے الٹ کیا جا رہا ہے۔ اب تو کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ شیروں کا شکار گنڈر کھا رہے ہیں۔“ علامہ صاحب نے کہا۔ ”اب ایسا بھی نہیں کہ دنیا اللہ کے نیک بندوں سے بالکل خالی ہو جائے۔ میرے پیر زادے حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی جن کی تحریروں کے تمہیدوانے ہو ان سے مل لینا۔ اگر دل آواز دے تو بیعت ہو جاتا۔ کم از کم وہاں دکانداری نہیں۔ ایمانداری ہے۔ نمکساری ہے۔ ولداری ہے۔ انشاء اللہ ان سے مل کے تم مایوس نہیں ہو گے۔ وہ جب کبھی لاہور تشریف لائے تو تمہیں بتاؤں گا۔ یہ اوائل ۸۶ء کی بات ہے۔“

دریں اثناء علامہ صاحب نے بتلایا کہ حضرت مسعود ملت لاہور تشریف لارہے ہیں۔ کچھ تحریروں سے جی مشتاق تھا، کچھ علامہ صاحب کی باتوں سے اشتیاق تھا۔ جولائی ۸۸ء میں حضرت صاحب لاہور تشریف لائے تو سہ ماہی کو علامہ صاحب کے گھر پر رونق افروز ہوئے۔ علامہ صاحب کے ہاں زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا اور گفتگو کا اعزاز بھی۔ زیارت پر ”پرنسپل“ کا پہلا تصور تو محو ہو گیا۔ البتہ نقش ثانی ان کی تحریروں کا بھرپور عکاس تھا۔ سفید شلوار کرتا زیب تن کئے، سیاہ شیروانی، سر پر سیاہ جناح کپ، سنہری تار والا چشمہ لگائے، باریش، بڑی پروقار شخصیت کہ۔

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے

مختلف موضوعات پر بات چلتی رہی۔ علامہ صاحب سلسلہ کلام کو بڑھاتے رہے۔ اس وقت مرکزی مجلس امام اعظم کے صدر حاجی محمد اقبال چوہدری (جو حضرت مسعود ملت کی نگہ التفات سے صوفی اقبال ہوئے) سیکرٹری جنرل محمد رفیق، فنانس سیکرٹری پرویز اقبال بٹ، راقم

السطور اور علامہ صاحب کے صاحبزادے غلام مصطفیٰ خان موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر حاجی محمد اقبال صاحب 'غلام مصطفیٰ خان اور ان کی بڑی ہمیشہ بیعت ہوئے۔ بعد میں چھوٹے بچوں کو بھی بیعت کیا۔

انگلے روز بعد نماز مغرب ۳ جولائی ۱۹۸۸ء / ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ بروز جمعرات حکیم محمد عمر قریشی مظہری علیہ الرحمہ کے دولت کدے (جہاں زیب بلاک 'علامہ اقبال ٹاؤن) پر محفل میلاد تھی۔ پہلے تو نعت خوانی ہوئی اور حیرت افزا بات یہ کہ نعت خوانوں نے صرف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ (۱۸۵۶ء تا ۱۳۳۰ھ / ۱۹۳۱ء) کا ہی کلام سنایا۔ پھر حضرت مسعود ملت نے لائن اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخزنون کے موضوع پر اپنے گراں مایہ خیالات سے حاضرین کو مستغنیض فرمایا۔ دورانِ خطاب حضرت مفتی اعظم ہند شاہی امام مسجد فتح پوری حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ (۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کے کمالات بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "ان کا عدم المثال کارنامہ بھی تو قبلہ والد محترم ہی کی کرامت ہے"۔ پھر واقعہ بیان فرمایا کہ "۱۹۵۷ء میں اختر صاحب ملتان میں اپنے سسرال میں جا کر انفلوآنزہ کا شکار ہو گئے۔ متواتر بیس پچیس روز مسلسل بخار آتا رہا اور تین چار روز پہلے سے یہ حالت ہو گئی تھی کہ جو بھی کھاتے پیتے سب تھے ہو جاتی۔ مرض کے آخری ایام میں علامہ صاحب کے دل میں ایک روز یہ بات جم گئی کہ اب زندگی پوری ہو چکی اور اپنے صے کا رزق ختم ہو گیا ہے۔ اسی روز رات کے پچھلے پہر انہیں اپنے پیر و مرشد مفتی محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز کی زیارت ہوئی۔ حضرت نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا "برخوردار! جس بات کا تمہیں خدشہ ہے، ابھی وہ وقت نہیں آیا، ابھی تو تم سے کتنے ہی کام لینے ہیں"۔ پھر ارشاد ہوا کہ بیدار ہونے پر اختر صاحب حیران تھے کہ میں تو کسی بھی نمایاں کام کو کرنے کا اہل نہیں، وہ دریں حالات مجھ سے ایسے کون سے کام لئے جاسکتے ہیں؟۔ اس خواب سے علامہ صاحب پر تین کرامتوں کا ظہور ہوا۔

○ بیداری پر مرض جاتا رہا

○ تراجم کتب احادیث کی نوید سنائی گئی

○ مرشد برحق کی زیارت سے شرف ہوئے

بہر حال جب علامہ صاحب کے ہاتھوں دین متین کی قلمی خدمت کا سلسلہ شروع ہوا اور

پاک و ہند میں امتیازی حیثیت حاصل کر گیا تو اس ارشاد کی تعبیر کھلی کہ یہی وہ کام تھے جو ان کے مرشد برحق نے ان سے لینے تھے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتے ہزاروں کی تقدیر دیکھی

قبلہ پروفیسر صاحب کے خطاب مستطاب کے بعد علامہ صاحب نے بھی اسی موضوع پر اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں بیعت کے خواہاں حاضر خدمت ہوئے۔ احقر کے علاوہ گنگارام ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خلیل الرحمن، ان کے صاحبزادے ڈاکٹر عامر خلیل (آئی سپیشلسٹ) اور میرے پیارے دوست برادر م جناب محمد فاروق عزمی صاحب تھے۔ میں نے عرض کیا کہ ”میں تو سلسلہ قادریہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ (علامہ صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ حضرت مسعود مآب کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی اجازت و خلافت حاصل ہے)۔ حضرت مسعود مآب نے ارشاد فرمایا ”میں تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ میں بیعت کرتا ہوں“۔ جی بڑا ملول ہوا پھر وقتاً خیال آیا کہ جو مل رہا ہے، غنیمت جان کر اس سے دامن بھرو، شاید اس میں کوئی حکمت پنہاں ہو۔ لپک کے آگے بڑھا اور بیعت والے رومال کو تھام لیا اور یوں حضرت مسعود ملت کے حلقہ ارادت میں شامل ہوا اور زندگی کے ایک نئے باب، باب نسبت کا آغاز ہوا۔

جب تک بکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا

آپ نے خرید کر انمول کر دیا

حلقہ ارادت میں شامل ہوا تو آپ کے حوالے سے پہچان ہونے کی خواہش مچنے لگی اور ڈرتے ڈرتے قلم تھامنے کی کوشش کی۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر ہم نے دیکھا

پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

ہاں ایک ایسا چراغ روشن ہوا جس کی روشنی، جس کا جمال جہاں آراء ان تمام چراغوں سے فزوں تر تھا۔

ان دنوں میں مرکزی مجلس امام اعظم میں کام کر رہا تھا۔ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے تحریر کا آغاز آپ کے آثار علمی کا اشاریہ مرتب کرنے سے کیا۔ اس کی مکمل تفصیل تو احقر کی کتاب ”منزل بہ منزل“ (مطبوعہ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد سندھ ۱۹۹۱ء) کے پیش لفظ میں

ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ ”منزل بہ منزل“ کو اشاریہ مسعود ملت کہا جاسکتا ہے۔

حضرت مسعود ملت نے اپنے سفر نگارش کا آغاز ۱۹۵۱ء میں اسلام کی تعلیمات پر مبنی ایک انگریزی کتاب ”ISLAM AT THE CROSS ROAD“ کے ترجمہ سے کیا جس کا عنوان ”اسلام دورا ہے پر“ تھا۔ اسے لیوپولڈ اسد نے تحریر کیا تھا۔ ترجمے کی ایک دو قسطیں شاید ماہنامہ پاسبان (الہ آباد) میں بھی شائع ہوئی تھیں۔۔۔ اب یہ سلسلہ ماہ و سال کی مساقیٹیں طے کرتے ہوئے دسمبر ۱۹۹۳ء تک آپہنچا ہے اس ماہ تک حضرت کی آخری تحریر بھی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شارحین اور عشق رسول پر مبنی ہے یعنی علامہ محمد فیض احمد اوسی صاحب نے ”حدائق بخشش“ کی شرح لکھی اور عشق کی اس تفسیر پر حضرت مسعود ملت نے تقدیم رقم فرمائی اور اب جس کام میں مصروف ہیں وہ ”حدائق بخشش“ کا حسین انتخاب اور اس کی تدوین و تزئین ہے۔

حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی علیہ الرحمہ (م۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۳ء / ربیع الاخر ۱۴۱۳ھ)

مقدمہ ”القول الجلی فی ذکر آثار الولی“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء ص ۸۹-۹۰) میں رقم طراز ہیں۔

”ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے

سے محبت کرتا ہے وہ جبریل (علیہ السلام) کو بلا کر کہتا ہے۔ ”مجھ کو فلاں بندے

سے محبت ہے تم اس سے محبت کرو“۔۔۔ چنانچہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس

سے محبت فرماتے ہیں اور پھر وہ آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ پاک کو فلاں

سے محبت ہے تم سب اس سے محبت کرو“۔۔۔ چنانچہ آسمان والے اس سے

محبت کرتے ہیں۔۔۔ ثم یوضع لہ لقبول فی الارض۔۔۔ پھر زمین میں اس کے

لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔۔۔ یعنی زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں اس

کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل خود بخود اس کی طرف مائل ہوتے ہیں سورہ مریم

کے آخر میں ہے۔۔۔ ”جو یقین لائے اور کی ہیں نیکیاں ان کو دے گا رخصت

محبت“۔۔۔ یعنی اللہ ان سے محبت کرے گا یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا

کرے گا یا خلق کے دل میں ان کی محبت پیدا کرے گا۔۔۔ ایسے برگزیدہ بندوں

کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے پھر ان کے دل خود بخود اس

محبوب بندے کی طرف جھکتے ہیں۔“

اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اقوامِ عالم میں حضرت مسعود ملت کی طرف ان گنت دل جھک رہے ہیں۔ وہ تو ہیں ہی جو ان کے حلقہٴ ارادت میں ہیں، وہ بھی لپک رہے ہیں جو حلقہٴ ارادت میں نہیں ہیں، مگر قدر مشترک صرف اور صرف محبت ہے۔ وہ محبت جس کے پس منظر میں مجاز کار فرما نہیں، وہ محبت جس کے پیش منظر میں بھی مجاز کا گزر نہیں۔۔۔ اس محبت کا خمیر، اس محبت کی اساس آفاقی ہے، جو لازوال ہے، حضرت مسعود ملت نفاست، لطافت، ملاحت اور صباحت کا ایسا حسین امتزاج ہیں جنہیں بلاشبہ ملکوئی کہکشاؤں کا ستلجم کہا جاسکتا ہے۔ جس طرح ان کی تحریر میں رکھ رکھاؤ ہے، جس طرح ان کی تقریر میں رچاؤ ہے۔۔۔ بالکل اسی طرح ان کی تصویر میں محبت کا پھیلاؤ ہے۔۔۔ وہ محبت جو ورثہٴ انبیاء بھی ہے اور ترکہٴ اولیاء بھی۔۔۔ متاعِ اصفیاء بھی ہے اور زاد از کیاء بھی۔۔۔ ان کی زندگی کا ایک ہی نصب العین ہے۔

میرا پیام محبت ہے جہاں تک پہنچے

اسی پیام محبت کی تشریح و اشاعت کے لئے انہوں نے قلم و قرطاس کا ازلی رشتہ استوار کیا اور تقریباً ۲۵-۲۰ علوم و فنون سے متعلق متنوع موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ مثلاً یہ علوم و فنون:۔۔۔
قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، سیرت، سوانح، تاریخ، اخلاقیات، عقائد، فلسفہ، اردو شاعری، اردو مکتوب نگاری، فارسی شاعری، انشائیہ، لسانیات، تنقیدات، کتابیات، تقویم، اقتصادیات، معاشیات، سیاسیات، فلکیات، نفسیات وغیرہ وغیرہ۔۔۔

جس سمت آگے ہو سکے جما دیئے ہیں

آپ کسی موضوع پر حضرت مسعود ملت کی کوئی بھی تحریر اٹھا کر دیکھ لیں۔ بارگاہِ ربوبیت ہو یا بارگاہِ رسالت، یا بارگاہِ ولایت۔۔۔ ادب و احترام کا جو سلیقہ، جو قرینہ ان کے ہاں پایا جاتا ہے، انہی کے لئے خاص ہو کے رہ گیا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ حضرت مسعود ملت ادب کی علامت ہیں۔ حضرت مسعود ملت نے بعض موضوعات پر تخصص حاصل کیا اور کام کو بہت آگے بڑھایا۔ قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر سے متعلق مقالہ ڈاکٹریٹ اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی سیرت پاک کے علاوہ مندرجہ ذیل شخصیات کے حالات، افکار اور علمی خدمات پر سیر حاصل لکھا ہے۔

○ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

○ میر سید علی نمکین شاہ جہان آبادی علیہ الرحمہ

○ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

○ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

پیش نظر کتاب میں مندرجہ بالا تحصنات کو ذرا تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اسے بلاشبہ ”اشاریہ تحصنات“ کہا جاسکتا ہے۔ مطالعہ پر یقیناً زبان حال کہہ اٹھے گی۔

دنیا! ترے قرطاس پہ کیا چھوڑ گئے ہم

اک حُسنِ بیانِ حُسنِ ادا چھوڑ گئے ہم

ماحول کی ظلمات میں جس راہ سے گزرے

قدیلِ محبت کی ضیاء چھوڑ گئے ہم

آج میں جہاں کھڑا ہوں بلاشبہ حضرت مسعود ملت کی نگہ التفات اور خصوصی عنایات کے طفیل ہے۔ ہر آنے والے دن ان کے کرم کی بارش سے خوب نوازا رہا ہے۔ اور میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے لوگ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے جانتے ہیں خواہ اندرون ملک کے احباب ہوں یا بیرون ملک کے واقفانِ حال۔ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے جب بھی اور جہاں بھی کام کی بات ہوگی، اس خاکسار کا نام بھی ضرور آئے گا۔ اور یہ خود ستائشی نہیں بلکہ تحدیثِ نعت ہے اور میرے ولی نعمت کی توجہات کا صدقہ، میرے مرشدی و مولائی کی کمال شفقت کا ثمرہ، وگرنہ من آنم کہ من دانم۔

اس تحریر کا مقصد و حید بارگاہ مسعودی میں خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔

مگر قبول اقدس ہے عزو شرف

احقر تمام معاونین کا ممنون ہے بالخصوص برادرِ ملک محمد سعید مسعودی صاحب کا جو

ادارہ مظہر اسلام کے روحِ رواں ہیں اور جن کی محبت اور اخلاص اور پیہم کوششوں کے باعث احقر کی مساعی منظر عام پر آسکیں۔

مولیٰ تعالیٰ احقر کی اس مخلصانہ کوشش کو اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل

مقبول و شکور فرمائے۔ اور دارین میں احقر کے لئے سندِ نجات بنائے۔ اللہم ینا آمین۔ بجلسد

معرفت

المرسلین والحمد للہ رب العالمین

خاکپائے صاحبِ دلاں

ماڈرن پلاسٹک سٹور

۳ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

محمد عبدالستار طاہر

۱۱/۸-۱۱-۱۱۔ پیر کالونی۔ والٹن

۷ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک

لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

تقدیم

باسمہ تعالیٰ

حضرت مسعود ملت علم و آگہی کے ایسے سمندر ہیں کہ جس میں غوطہ زن ہونے والے بھی علم و آگہی کے موتیوں سے لبریز نظر آتے ہیں۔ برادر م محمد عبدالستار طاہر صاحب اپنے پیرو مرشد حضرت مسعود ملت کی محبت میں غرق ہو کر علم و عرفان کے موتیوں کو تلاش کرتے ہیں اور اس کو سینہ قرطاس کی زینت بنا کر اہل علم کے سامنے پیش کرتے ہیں، آپ کے شب و روز اپنے مرشد کریم کی علمی و تحقیقی خدمات کو تلاش کرنے اور اس کو مرتب کرنے میں صرف ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ احقر نے حضرت مسعود ملت سے عرض کیا ”ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحان و تعالیٰ نے برادر م عبدالستار طاہر صاحب کو آپ پر تحقیق کے لئے پیدا فرمایا ہے“ یہ سن کر حضرت مسعود ملت نے تبسم فرمایا۔

بلاشبہ برادر م محمد عبدالستار طاہر صاحب کے لئے اپنے مرشد کریم کی یہ خدمت ایک بڑا اعزاز ہے۔ حضرت مسعود ملت کی سوانح پر اب تک پاک و ہند میں تقریباً ۲۰ کتب و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ جنہیں ”تذکار مسعود ملت“ کے عنوان سے موصوف مرتب کر چکے ہیں۔ برادر م محمد عبدالستار طاہر صاحب نے حضرت مسعود ملت پر دیگر سوانحی کتب و مقالات رقم فرمائے ہیں۔ ان میں۔

- ☆ منزل بہ منزل (مطبوعہ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد، سندھ)
- ☆ افاضات مسعودی (غیر مطبوعہ)
- ☆ حضرت مسعود ملت اور رضویات (مطبوعہ مئی ۱۹۹۳ء رضا اکیڈمی، لاہور)
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام چوہدری عبدالعزیز کے خطوط (غیر مطبوعہ)
- ☆ آئینہ رضویات جلد دوم (مطبوعہ ۱۹۹۳ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی)
- ☆ امام احمد رضا پر تحقیق کا آغاز اور ارتقا۔ حضرت کے نام مکتوبات کے آئینے میں (غیر مطبوعہ)

وغیرہ شامل ہیں۔ ایک بسیط سوانح ”آئینہ ایام“ کے نام سے زیر تدوین ہے۔ جس میں مختلف قلم کار شریک ہیں مگر برادر م محمد عبدالستار طاہر نے اس کے زیادہ تر ابواب مرتب کئے ہیں یہ سوانح ۵۰۰ صفحات سے زیادہ ہوگی (انشاء اللہ)۔ برادر م محمد عبدالستار طاہر صاحب نے اپنے

مرشد کریم کے سمندر علم سے کچھ اور قیمتی موتی تلاش کئے ہیں اور ان موتیوں کو ”تخصصات حضرت مسعود ملت“ کے حسین و جمیل مجرور کی صورت میں مرتب فرمایا ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو جن عنوانات سے سنوارا ہے اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے کس قدر محنت کے ساتھ اس قیمتی علمی اثاثے کو صفحہ قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب ”تخصصات حضرت مسعود ملت“ کے علمی سفر کے مستند ماخذ کے طور پر سامنے آئی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو۔

☆ اختصاف قرآن حکیم

☆ اختصاف سیرت پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆ اختصاف حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ

☆ اختصاف میر سید علی قادری غمگین دہلوی علیہ الرحمہ

☆ اختصاف امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اور

☆ اختصاف مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ سے مزین فرمایا

ہے۔

فاضل مؤلف نے یہ تحقیقی کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے بلکہ عشق و محبت، علم و فضل، عرفان و آگہی اور نور و نکت کی تاریخ رقم کی ہے۔ یوں تو ساری دنیا حضرت مسعود ملت کی علمی و روحانی قدر و منزلت کی معترف ہے تاہم فاضل مؤلف کی اس کوشش سے ساری دنیا کے اہل علم کو حضرت مسعود ملت کی شخصیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں گی بالخصوص ”عند لیبان باغ مسعودیہ مظہریہ“ بھی فیض یاب ہوں گے۔ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے برادر محمد عبدالستار طاہر صاحب کی اب تک کی خدمات اور آئندہ کے عزائم کو دیکھتے ہوئے یہ بات بجا طور پر کہی جاسکتی ہے کہ برادر محمد عبدالستار طاہر صاحب کی شخصیت اور حقیقت ”ادارۃ تحقیقات حضرت مسعود ملت“ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ فاضل مؤلف برادر محمد عبدالستار طاہر صاحب کی اس دینی و علمی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے وجود کو الفتِ مرشد سے آہادر رکھے تاکہ اس

الفت و محبت کی بدولت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عشق حاصل ہو۔ آمین!

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست

بحر بر در گوشہ و امان اوست

احقر العباد

جاوید اقبال منظری نقشبندی مجددی

نائب صدر

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

۲۲ فروری ۱۹۹۳ء

اختصاص قرآن حکیم

۱۹۶۱ء تا ۱۹۹۴ء / ۱۴۱۴ھ

نقش قرآن تادریں عالم نشست
نقش ہائے کاہن و پا پا ٹکلت
فاش گویم آنچہ دردل مضمراست
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

قرآن حکیم یوں تو ہر مسلمان کی جان و ایمان ہے اور ہر مسلمان کے دین کی اساس بھی، لیکن حضرت مسعود ملت کے خاندانی اکابر کا محور فکر ہی قرآن کریم اور صاحب قرآن کی تعلیمات عالیہ رہا۔ انہوں نے جس ماحول میں آنکھ کھولی، فضائے بسیط میں اسی صحیفہ محبت و اطاعت رسول کریم علیہ التیہ والتسلیم کے گل ہائے رنگا رنگ اپنی عجب بہار دکھلا رہے تھے، نعمات الہیہ کی گونج تھی اور ارشادات ربانی کی باز گشت، جو اس نابغہ روزگار کی سیرت و کردار کی تمیز کر رہی تھی۔

قرآن حکیم سے خاندان مظہری کا تعلق :- خاندان مظہری کو قرآن حکیم سے جو خاص تعلق اور نسبت ہے، آئیے آپ کو اس کی ایک جھلک دکھلائیں۔

☆ حضرت مسعود ملت کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

کی نھیال ریاست جہجہر (بھارت) کے مشہور و معروف ”خاندان حافظی“ سے تعلق رکھتی تھی۔ اور دودھیال علماء و مشائخ کے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔

☆ حضرت مسعود ملت کے والد ماجد متبر عالم اور جلیل القدر عارف بھی

تھے اور بے مثل قاری و حافظ بھی۔ مسجد جامع فتح پوری دہلی کے شاہی

امام تھے۔ جہری نمازوں میں قرأت سننے کے لئے دور دور سے نمازی آتے

تھے۔ جو ایک بار قرأت سن لیتا پھر کبھی نہ بھولتا۔ صوبہ سرحد اور صوبہ

بلوچستان کے لوگوں کو بھی وہ سنہری قرأت اب تک یاد ہے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فیض سے بہت سے طلباء حفظ قرآن

کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے قرآن حکیم کا ترجمہ بھی کیا تھا جو تقریباً نصف صدی قبل دہلی سے شائع ہوا تھا۔۔۔ اب ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور اس ترجمہ کو چھاپنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان میں تین صاحبزادگان اور ایک فرزند نسبتی علم و فضل کے ساتھ حافظ و قاری بھی تھے۔ ان کے فیض سے سینکڑوں طلباء قرآن اور حفظ قرآن و قرأت کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

☆ اس وقت پاک و ہند میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے تقریباً دس پوتے علوم جدیدہ و قدیمہ سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ حافظ قرآن اور قاری بھی ہیں۔ ایک پوتے قاری حافظ محمد ظفر احمد صاحب (ابن علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ) تو ملک کے مایہ ناز قاری ہیں۔ کنز الایمان کے ترجمہ قرآن کے ساتھ پورے قرآن حکیم کی انہوں نے تلاوت فرمائی جو کیسٹوں میں محفوظ ہے۔ مولانا حمزہ علی قادری نے نہایت ہی رواں ترجمہ پڑھا ہے۔

قرآن حکیم سے حضرت مسعود ملت کا تعلق۔۔

☆ حضرت مسعود ملت نے پورا قرآن حکیم حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

☆ درس نظامیہ میں تعلیم کے دوران قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر وغیرہ پڑھا۔ مگر باقاعدہ مطالعہ کا آغاز اس وقت ہوا جب ۱۹۶۱ء میں قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر پر تحقیق شروع کی۔

☆ آپ کے استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے ڈاکٹریٹ کے لئے یہ عنوان تجویز کیا۔

”اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر۔۔ ایک تاریخی جائزہ“

۱۹۶۱ء میں بی۔ فل میں رجسٹریشن ہوا۔ اس سلسلے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو مطلع کیا گیا تو جواباً فرمایا:

”جو موضوع تم نے منتخب کیا ہے اس میں دینی خدمت نظر نہیں آتی، قرآن حکیم کی ایسی خدمت اگر کرتے تو بہتر ہوتا جس میں تبلیغی جھلک ہوتی“ (۱)۔ (ستمبر ۱۹۵۸ء از دہلی)

تقریباً دو سال بعد کتابیات اور خاکہ مرتب کر لیا تو ۱۹۶۳ء میں اس تحقیق کے لئے بی۔ فل سے ڈی۔ فل میں تحقیق کی اجازت دی گئی۔ ۱۹۶۴ء میں تحقیق کو آگے بڑھایا تو پاکستان، ہندوستان اور انگلستان کے ۶۱ کتب خانوں سے بلا واسطہ اور بالواسطہ استفادہ کیا گیا اور ۱۹۶۵ء تک تسوید کا کام ختم ہو گیا یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء سے تیسویں کا کام شروع ہوا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں ختم ہوا۔ اس تحقیق کے دوران مجموعی طور پر ۶۰۰ کتب زیر مطالعہ آئیں۔ جن میں ۳۹۰ تفسیر قرآن پر، ۱۰۰ کتب ترجمہ قرآن اور ۱۱۰ دوسری کتب شامل تھیں۔ ۱۹۷۰ء میں مزید تحقیق کے بعد مقالہ پیش کیا جو فل اسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۸۲۶ صفحات سے بڑھ کر تقریباً ایک ہزار صفحات تک پہنچ گیا۔ سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد سندھ سے اس مقالے پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی۔

مقالہ ڈاکٹریٹ کی ترتیب اس طرح سے ہے۔

○ پیش لفظ اور فہرست وغیرہ کے بعد مقدمہ ہے جس میں قرآن کریم کی حقانیت اور صداقت کو ظاہر کیا گیا ہے اور قرآن عظیم سے متعلق تمام تراجم و تفاسیر کا بلا استیعاب جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد اصل مقالہ شروع ہوتا ہے۔

○ پہلا باب دسویں اور گیارہویں صدی کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ تفسیر سے مقالہ کا آغاز اس لئے کیا گیا کہ فارسی اور عربی کی طرح اردو میں بھی علوم قرآنیہ کا آغاز خالص ترجموں سے نہیں بلکہ جزوی اور کمال تفاسیر سے ہوا ہے۔ ابتدائی تفاسیر میں بعض کو تشریحی تراجم کہا جاسکتا ہے۔ مگر چونکہ مولف نے ان کو تفاسیر سے تعبیر کیا ہے اس لئے اس مقالہ میں بھی ان کو

تفاسیر کے تحت شامل کیا ہے۔

○ دوسرے باب میں بارہویں صدی ہجری کی تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تمام تفاسیر شاہ عبدالقادر علیہ الرحمہ کی ”موضح قرآن“ (۱۳۰۵ھ) سے پہلے لکھی گئی ہیں۔

○ تیسرے باب میں تیرہویں صدی ہجری کی تفاسیر کا جائزہ لیا ہے۔

○ چوتھے باب میں چودہویں صدی ہجری کی تفاسیر کو شامل کیا ہے۔ چونکہ یہ باب طویل ہو رہا تھا، اس لئے اس میں صرف ۱۳۰۱ھ تا ۱۳۲۰ھ کی تفاسیر کا ذکر کیا ہے۔

○ پانچویں باب میں ۱۳۲۱ھ سے ۱۳۸۵ھ کی تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔

○ چھٹے باب میں مختلف مکاتیب فکر اور ان کی تفاسیر کا جائزہ لیا ہے۔

○ ساتویں باب میں عصر جدید کے مفسرین اور ان کے مفسرانہ اور اویبانہ رنگ کو بیان کیا گیا ہے۔

○ آٹھویں باب میں تیرہویں ہجری کے خالص اور مکمل ترجموں کا جائزہ لیا ہے۔ (اس صدی میں بعض تراجم تفاسیر کے ساتھ بھی ہوئے ہیں)

○ نویں باب میں چودہویں صدی ہجری کے تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

○ آخر میں ان کتب خانوں کی ایک فہرست دے دی گئی ہے جہاں سے دوران تحقیق بلا واسطہ یا بالواسطہ استفادہ کیا گیا۔

○ اس کے بعد کتابیات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حروف

تحتی کی ترتیب سے تفاسیر کی فہرست دی ہے۔ پھر تراجم کی۔ ان تفاسیر و تراجم میں وہ تفسیریں اور ترجمے بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ جو دوران تحقیق

علم میں آگئے لیکن موانعات اور دشواریوں کی وجہ سے مطالعہ نہ کیا جا سکا۔ یہ اس لئے کیا گیا تاکہ تراجم و تفاسیر کی فہرست اپنی جگہ جامع اور مکمل

ہو۔ تیسری فہرست ان کتابوں کی ہے جو تفسیر اور ترجمے کے علاوہ

مطالعہ میں آئیں۔ ۱۹۶۶ء میں مقالہ مکمل ہونے کے بعد پھر تحقیق کی گئی اور

۱۹۶۹ء تک کی معلومات پر مشتمل ایک وسیع طعیرہ تیار کیا۔

☆ حضرت مسعود ملت نے ۱۹۷۳ء میں سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد سندھ میں منعقدہ ————— ”آل پاکستان اسلامک اسٹڈیز کانفرنس“ ————— میں شرکت کی اور ”بارہویں صدی ہجری کے اردو قرآنی تراجم“ پر مقالہ پڑھا۔ یہ مقالہ بعد میں ”انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی“ کے سہ ماہی مجلے ”نوائے ادب“ شمارہ ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی جس آروز کا اوپر ذکر کیا گیا اس کی تکمیل ۲۶ برس بعد ہوئی۔ جو ”آخری پیغام“ کی صورت میں جلوہ گر ہوئی۔

حضرت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ (مرشد آبلو، پشاور) کی سرپرستی میں ”مدینہ قرآن کمیٹی“ لاہور نے ”عجائب القرآن“ کے عنوان سے قرآن حکیم کا ایک ایسا نادر نسخہ تیار کروایا جسے پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ خطاط خورشید عالم گوہر رقم نے کتابت کیا۔ یہ قرآن حکیم آجکل فیصل مسجد، اسلام آباد میں زائرین کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اس سے متعلق چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

○ اس نسخہ میں سینکڑوں قرآنی رسم الخطوط استعمال کئے گئے جو گزشتہ چودہ صدیوں میں ایجاد ہوئے۔

○ اس کا طول تقریباً تین فٹ، عرض دو فٹ اور وزن ۴۰ من سے کچھ زیادہ ہے۔

○ اس عظیم خطی قرآن حکیم پر خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی کی فرمائش پر حضرت مسعود ملت نے مبسوط مقدمہ قلم بند کیا۔

○ اس مقدمہ کی تدوین کا آغاز ربیع الاول ۱۳۰۴ھ / دسمبر ۱۹۸۳ء میں خطہ، سندھ میں کیا گیا۔ اور ربیع الاول ۱۳۰۵ھ / دسمبر ۱۹۸۴ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

○ اس مقدمہ کی تحریر کے لئے قرآن حکیم کا خصوصیت سے مطالعہ کیا گیا۔ خود قرآن سے قرآن کے تعارف کے لئے آیات کو یکجا کیا گیا۔ اس کے بعد کتب احادیث و تفاسیر اور دوسری بہت سی کتابوں سے مواد اکٹھا کیا گیا۔ کوشش یہ کی گئی کہ قرآن حکیم کے تمام ضروری پہلو

مقدمہ میں آجائیں۔

○ حضرت مسعود ملت اسی مقدمہ کے تعارف ”حرف اول“ میں رقم طراز ہیں۔

”حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کی یہ دعا میری رشتہ سفر رہی — ”موٹی تعال روح القدس سے تمہاری مد فرمائے“ — اور پردہ غیب سے ایسی مد ہوتی رہی جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور سجدہ شکر بجالاتا تھا — ایک انسان جو کسی لائق نہیں اس کو اس لائق کر دینا کہ وہ قرآن جیسی عظیم کتاب پر مقدمہ لکھنے کی ہمت کرے، یہ اسی دعا کا ثمر شیریں ہے —“

○ یہ مقدمہ خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی اور سرہند پبلی کیشنز، کراچی کے تعاون سے ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء میں ”آخری پیغام“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ جس کا ٹائٹل بین الاقوامی شہرت یافتہ اور صدارتی ایوراڈ یافتہ آرٹسٹ جناب اسلم کمال نے بنایا ہے — یہ کتاب ہندوستان سے بھی شائع ہو چکی ہے —

○ پاکستان کے مشہور عالم علامہ منتخب الحق علیہ الرحمہ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی) نے اس کتاب کو قرآنیات پر بہترین کتاب قرار دیا —

☆ کراچی یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامیہ سے پروفیسر مجید اللہ قادری (سیکرٹری جنرل) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے امام احمد رضا بریلوی کے مشہور و معروف ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ — اور دوسرے معروف اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ — پر حضرت مسعود ملت کی نگرانی میں مقالہ ڈاکٹریٹ تیار کیا جو چار پانچ سال میں مکمل ہوا — ۱۹۸۳ء میں اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری انہیں مل گئی ہے۔

☆ ۳۰ برس پہلے ایک مقالہ بعنوان —

”قرآن حکیم اپنے آئینے میں“

لکھا جو مسودے کی صورت میں محفوظ ہے — دس برس قبل دوسرا مقالہ بعنوان ”خوبان جہاں“ — لکھا۔ جس میں قرآن کریم کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کی محبوبیت و اقرابت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ بھی مسودہ کی صورت میں محفوظ ہے۔

☆ قرآن حکیم میں قیامت کے بارے میں جو احوال و کوائف بیان کئے گئے۔ ان کو مربوط انداز میں کتابی صورت میں بعنوان ”قیامت“ مرتب کیا ہے۔ جس کو ”انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد، سندھ“ نے شائع کر دیا ہے — یہ کتاب ہندوستان سے بھی شائع ہوئی ہے۔

○ اس کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی عینی شاہد آپ کو ہواہ لئے ان تمام مناظر کی نشاندہی کر رہا ہے۔ جو اس کی نظر سے پہلے سے گزر چکے ہیں — یہ انداز نگارش حضرت مسعود ملت کے کمال مطالعہ، جودت، طبع اور دقت نظر پر وال ہے۔

○ پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ (سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل — سابق صدر علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد، سندھ) نے اس کتاب کو اپنے موضوع پر بہترین کتاب قرار دیا ہے۔

☆ قرآن حکیم کی روشنی میں مندرجہ ذیل مقالات قلم بند کئے گئے:-

○ عیدوں کی عید

○ علم غیب

○ تعظیم و توقیر

یہ رسائل ”منظری پبلی کیشنز، کراچی“ اور ”دارالخیر، کراچی“ نے شائع کر دیئے

ہیں۔

☆ آجکل قرآن حکیم ہی حضرت مسعود ملت کا محور فکر ہے — قرآنی آیات پر سال میں تقریباً ۲۰ تقریریں بھی ہوتی ہیں۔ جو اب کیسٹوں میں محفوظ کر دی جاتی ہیں — ایک اور منصوبہ سامنے ہے۔ کا عنوان ہے:-

”قرآنی عقیدے“

اس میں قرآنی آیات کی روشنی میں عقائد و افکار پر گفتگو کی جائے گی انشاء اللہ

العزیز۔

آئیے اب آپ کو بتائیں کہ قرآنیات پر مسعود ملت نے کیا کیا چمن کھلائے ہیں۔

مقالات۔

- ۱۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر ایک تاریخی جائزہ ۱۹۵۸ء
- آغاز تحریر مقالہ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، سندھ ۱۹۶۸ء
- مقالہ کی تکمیل ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔
- ۲۔ بارہویں صدی ہجری میں قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر سہ ماہی نوائے ادب، بمبئی جولائی ۱۹۶۳ء
- ۳۔ پاک و ہند میں قرآن حکیم کا پہلا ہندی ترجمہ اور تفسیر مجلہ لطیف (میرپور خاص، سندھ) ۱۹۶۳ء
- ۴۔ قرآن حکیم اپنے آئینے میں غیر مطبوعہ ۱۹۶۳ء
- ۵۔ رنگ عرفاں ☆ مجلہ فانوس میرپور خاص ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء
- ☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور اکتوبر نومبر ۱۹۹۰ء
- ☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور فروری ۱۹۹۱ء
- ۶۔ علمائے پاک و ہند کی چند تفسیریں ماہنامہ سیارہ، لاہور مئی ۱۹۷۱ء
- ۷۔ قرآن حکیم مجلہ الکریم، ٹنڈو محمد خان، سندھ ۱۹۷۱ء
- ۸۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر ☆ ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد دسمبر ۱۹۷۳ء
- ☆ ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد جنوری فروری ۱۹۷۵ء
- ☆ ماہنامہ الجامعہ، محمدی شریف، جھنگ اکتوبر نومبر ۱۹۷۷ء
- ☆ ماہنامہ الجامعہ، محمدی شریف، جھنگ دسمبر ۱۹۷۷ء
- ☆ افق، کراچی ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء
- ☆ افق، کراچی ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء
- ☆ افق، کراچی ۸ جنوری ۱۹۸۳ء
- ۹۔ عشق و محبت قرآن کی روشنی میں ☆ افق، کراچی ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء
- ☆ افق، کراچی ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء
- ☆ افق، کراچی ۸ جنوری ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔ خوبان جہاں غیر مطبوعہ ۱۹۸۳ء

- ۱۱۔ قرآن حکیم اور شاہ عبداللطیف بھٹائی
☆ ماہنامہ الاشرف، کراچی اکتوبر ۱۹۸۳ء
☆ ماہنامہ الاشرف، کراچی جون ۱۹۸۸ء
- ۱۲۔ کنز الایمان پر پابندی کیوں؟
۱۳۔ علوم قرآن
۱۴۔ آخری پیغام
۱۵۔ عرب و ہند کے تعلقات و تراجم
۱۶۔ شذرات برائے کنز الایمان
۱۷۔ عیدوں کی عید
۱۸۔ کنز الایمان کی ادبی جھلکیاں
۱۹۔ قرآن اور بارگاہ رسالت کے آداب
۲۰۔ قرآن کہاں کہاں پہنچا؟
۲۱۔ آداب رسالت
- ☆ ماہنامہ ترحمان اہل سنت چانگام، (بنگلہ دیش) اکتوبر ۱۹۸۵ء
ماہنامہ نور الحیب، بصیر پور (پنجاب) اپریل ۱۹۹۰ء
ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف (بھارت) جون تا اکتوبر ۱۹۹۰ء
ماہنامہ حجاز جدید، دہلی مارچ اپریل ۱۹۹۱ء
واہ کینٹ (پنجاب) ۱۹۹۱ء
لاہور بمبئی، کراچی حیدر آباد دکن، فرانس، مارشس ۱۹۹۱ء
معارف رضا، کراچی ۱۹۹۲ء
ندائے اہلسنت، لاہور مارچ ۱۹۹۲ء
ندائے اہلسنت، لاہور مارچ ۱۹۹۲ء
ماہنامہ ماہ طیبہ، سیالکوٹ فروری ۱۹۹۳ء

تصنیفات:-

- ۲۲۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر
۲۳۔ آغاز تحریر مقالہ ڈاکٹریٹ
مقالہ کی تکمیل ۱۹۷۰ء میں ہوئی
۲۴۔ آخری پیغام
۲۵۔ قیامت
۲۶۔ علم غیب
۲۷۔ تعظیم و توقیر
- ایک تاریخ جائزہ ۱۹۵۸ء
سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد سندھ ۱۹۶۱ء
سریند چلی کیشتر، کراچی ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء
حیدر آباد سندھ ۱۹۹۱ء
منظری چلی کیشتر، کراچی دسمبر ۱۹۹۳ء
بزم عاشقان مصطفیٰ، لاہور مارچ ۱۹۹۳ء
مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور، مئی ۱۹۹۳ء
دارالخیر، کراچی دسمبر ۱۹۹۳ء
بزم عاشقان مصطفیٰ، لاہور مارچ ۱۹۹۳ء
مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور جون ۱۹۹۳ء

۲۸۔ قرآن حکیم اور قدیم و جدید تفاسیر و تراجم زیر طبع

تبصرہ:-

۲۹۔ مولانا افتخار احمد قادری فضائل قرآنی مطبوعہ الہ آباد ۱۹۸۱ء

مقدمات:-

- ۳۰۔ خوشید عالم گوہر رقم عجائب القرآن لاہور ۱۹۸۳ء
- ۳۱۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی کنز الایمان تفاسیر کی روشنی میں لاہور ۱۹۸۸ء
- ۳۲۔ ڈاکٹر لیاقت علی نیازی قرآن سائنس اور امام احمد رضا چکوال ۱۹۹۰ء
- ۳۳۔ علامہ محمد رحیم بخش قرم تفسیر خزائن الرحمن نواب شاہ سندھ ۱۹۹۱ء
- ۳۴۔ محمد عبدالستار طاہر کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں لاہور جنوری ۱۹۹۳ء
- ۳۵۔ سر تاج حسین رضوی ایڈووکیٹ پنج سورہ بریلی شریف جنوری ۱۹۹۳ء

مطبوعہ بزم عاشقانِ مصطفیٰ

مکمل مسودات:-

- ۳۶۔ قرآن حکیم اپنے آئینے میں
- ۳۷۔ خوبان جہاں

زیر تدوین:-

۳۸۔ قرآنی عقیدے

زیر نگرانی لکھے گئے مقالات:-

- ۳۹۔ کنز الایمان اور دیگر معروف اردو تراجم۔۔۔ ایک تقابلی جائزہ مقالہ ڈاکٹریٹ۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کراچی ۱۹۸۸ء

محمد عبدالستار طاہر

۴۰۔ کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں

لاہور جنوری ۱۹۹۳ء

مطبوعہ "بزم عاشقانِ مصطفیٰ"

قرآنیات پر ایک مختصر مقالہ جو اہمیت سے خالی نہیں، یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

پاک و ہند میں —

قرآن حکیم کا پہلا ہندی ترجمہ اور تفسیر

ساتویں صدی عیسوی میں سندھ (پاکستان) پر عرب مسلمانوں کا تسلط ہو چکا تھا اور انہوں نے جہاں بانی اور جہاں آرائی کے ساتھ ساتھ مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی شروع کر دیا تھا۔ تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے بسنے والوں نے بلکہ دور دراز علاقوں میں رہنے والوں نے بھی مذہب اسلام سے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا، ممکن ہے کہ یہ دلچسپی اس وجہ سے ہو کہ ہندوستان کے مذہبی صحائف میں بانی اسلام اور اسلام سے متعلق پیش گوئیاں موجود تھیں۔ بہر کیف اسباب کچھ بھی ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ عربوں کے یہاں آنے کے بعد پاک و ہند کے باسیوں میں قرآن فہمی کا ذوق و شوق پیدا ہوا۔

برصغیر پاک و ہند میں غیر مسلموں میں قرآن حکیم کے اہرار و معارف کو متعارف کرانے کے لئے سب سے پہلے ایک عراقی الاصل سندھی عالم نے "الراء" کے راجہ کی فرمائش پر منصورہ (بھکر) سے کشمیر جا کر ۶۸۸۳ء / ۱۲۷۰ء اور ۶۸۸۶ء / ۱۲۷۳ء کے درمیان قرآن حکیم کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی۔ تاریخی حقائق سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے زمانے میں ہندی زبان پاک و ہند کی معروف زبان تھی جو عوام و خواص میں یکساں مقبول تھی۔ عرب و ہند کے قدیم روابط کی وجہ سے ہندی الفاظ عربی زبان کا جز بن گئے تھے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے قرآن حکیم میں ایسے ہندی الفاظ کی نشاندہی کی ہے (۱) — تیسری صدی ہجری میں جامعہ مصری نے ہندی زبان اور ہندی رسم الخط کا ذکر کیا ہے (۲) — پانچویں صدی ہجری میں کالجی کے راجہ ننڈا نے ہندی زبان میں ایک شاندار قصیدہ سلطان محمود غزنوی کی خدمت میں پیش کیا جو دربار میں پڑھا گیا۔ دربار کے ہندوستانی اور عربی و عجمی فضلاء نے قصیدہ کو خوب سراہا (۳) — اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زبان سے واقف تھے — اسی صدی میں لاہور میں مسعود سعد سلمان نے ہندی زبان

میں دیوان مرتب کیا۔) — چھٹی صدی ہجری میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ہندی زبان میں گفتگو فرمائی۔) — اور ساتویں صدی ہجری میں مخدوم علاؤ الدین صابر کلیر علیہ الرحمہ نے اسی زبان میں شاعری کی۔) — آٹھویں صدی ہجری میں حضرت امیر خسرو نے ہندی زبان کو فارسی سے بلند تر قرار دیا اور اپنے فارسی کلام میں ہندی الفاظ کی عابثا پہلی مرتبہ بیحد کاری کی۔) — الغرض ہندی زبان سندھ کی کوئی مخصوص زبان نہ تھی بلکہ یہ پاک و ہند میں یکساں طور پر سمجھی جانے والی معروف زبان تھی۔

ایران و عرب کے سیاحوں نے سندھی زبان کا ہندی زبان سے الگ ذکر کیا ہے۔ بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ سندھ کے عراقی الاصل عالم نے پاک و ہند میں پہلی بار قرآن حکیم کا ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی جو تین سال میں مکمل ہوئی۔ یہ زبان ”ہندی“ وہی زبان ہے جس نے آگے چل کر ”اردو“ کی ساز و پرداخت میں نمایاں حصہ لیا۔ جو یقیناً عوامی زبان تھی اور سندھ سے کشمیر کے دور دراز علاقوں تک بولی نہ جاتی ہو، سمجھی ضرور جاتی ہوگی۔

قرآن پاک کے اس ”ہندی“ ترجمے اور تفسیر کا ذکر ایک ایرانی ملاح بزرگ بن شریار نے کیا ہے۔ یہ ملاح اپنے جہاز عراق کی بندر گاہ سے لے کر ہندوستان، چین اور جاپان کے سوا حل گنگ جاتا تھا، اس نے اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات اور اطلاعات و اخبار پر علیٰ میں ایک کتاب ”عجائب الهند“ لکھی تھی۔) — اس کتاب میں بزرگ بن شریار نے ترجمہ قرآن سے متعلق اہم روایت کو ایک عرب ملاح محمد حسن سے روایت کیا ہے۔ یہ عرب ملاح ترجمہ قرآن کے عظیم کارنامے کے تقریباً پندرہ برس بعد ۶۹۰۰ / ۱۲۸۸ء میں منصورہ (بکھر) آیا تھا، اس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ سے لے کر کشمیر تک عوام و خواص کی زبان پر قرآن حکیم کے اس ہندی ترجمے اور تفسیر کا ذکر تھا، جو کچھ محمد حسن نے بزرگ بن شریار سے بیان کیا تھا، اس کا ترجمہ یہ ہے۔

”میں (۱۲۸۸ / ۶۹۰۰ء) میں منصورہ (بکھر) میں تھا وہاں مجھ سے مستند بزرگوں نے بیان کیا کہ الراء (ارور) کے راجہ نے جو ہندوستان

کا بڑا راجہ تھا (اور) جس کی حکومت کشمیر بلا اور کشمیر زیریں کے بیچ میں تھی اور جس کا نام مہوک بن رائق تھا، ۷۰ھ میں منصورہ کے بادشاہ عبداللہ کو لکھا کہ وہ اسلام کی شریعت کا کچھ حال زبان ”ہندیہ“ میں اس کو بتائے، تو عبداللہ نے منصورہ میں ایک عراقی کو بلایا جو بہت تیز طبع اور خوش فہم تھا اور شاعر تھا (اور) جس نے ہندوستانوں میں نشوونما پائی تھی اور اہل ہند کی مختلف زبانوں سے واقف تھا۔ اس نے ایک قصیدہ لکھ کر راجہ کو بھیجا، راجہ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے حکم سے اس نے قرآن کا ”ہندی“ زبان میں ترجمہ کیا۔“)

اس سندھی عالم کا بیان ہے کہ وہ راجہ کے پاس تین سال ۸۸۳ھ / ۷۰ھ تا ۸۸۶ھ / ۷۳ھ رہا اور اس عرصہ میں قرآن حکیم کا ہندی ترجمہ اور تفسیر مکمل کی۔ جب کشمیر سے یہ منصورہ واپس پہنچا ہے تو اس نے شاہ منصورہ عبداللہ بن عمر سے راجہ مذکور سے اپنی ملاقات اور دربار کا حال بیان کیا، اس نے کہا۔

”راجہ نے مجھ سے ”ہندی“ زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ میں نے تفسیر لکھی اور جب سورہ یاسین کی تفسیر تک پہنچا اور اس کے سامنے ارشاد الہی۔

قال من بھی العظام وہی رسم ○ قل یحبها الذی انشاء ہا اول
مورۃ وہو بکل خلق علیم ○ (س: ۷۸، ۷۹)

کی تفسیر بیان کر رہا تھا۔ اس وقت وہ موتیوں اور جواہرات سے مرصع سونے کے ایک ایسے بیس قیمت تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اس نے کہا، اس کی تفسیر پھر سے بیان کرو۔ جب میں نے دوبارہ بیان کی وہ تخت سے اتر پڑا اور زمین پر چلنے لگا۔ حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر تھی، مگر وہ اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود ہو گیا، پھر اس نے مجھ سے کہا ”یہی اصل پروردگار، معبود اور انبی و ابدی ہے۔ اس کا کوئی ہمسرو مشابہ نہیں۔“

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھی عالم نے راجہ کی فرمائش پر قرآن حکیم کی ۲۳ ویں پارے تک تو حتمی طور پر تفسیر لکھی تھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کے اس دعویٰ کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ جب ان غیر مسلموں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے جو صحائف سادیہ کا علم رکھتے ہیں تو وہ قرآن سن کر سر بسجود ہو جاتے ہیں اور زار و قطار روتے ہیں۔ (۱)

بون یونورشی (جرمنی) کی فائزہ ڈاکٹر شمل (schimmel) نے قرآن حکیم کے سندھی ترجموں اور تفسیروں پر ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو انہوں نے مجھ کو بھی بھیجا تھا۔ موصوفہ نے اپنے مقالے میں ایک قاش غلطی کی ہے، جہاں بزرگ بن شریار کے مندرجہ بالا بیان کو نقل کیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ ”سندھی عالم نے سورہ یاسین سے قرآن پاک کا ترجمہ شروع کیا“ (۱)۔ حالانکہ سورہ یاسین تک تو حتمی طور پر تفسیر لکھی جا چکی تھی۔ اسی طرح انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھی اس ترجمہ کا ذکر ملتا ہے۔ مگر وہاں بھی مقالہ نگار نے دو غلطیاں کی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ”شاہ منصورہ عبداللہ بن عمر نے سندھی عالم سے ترجمہ کرا کے بھیجا“۔ حالانکہ سندھی عالم نے خود کشمیر جا کر راجہ کے دربار میں تفسیر لکھی۔ مقالہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”تفسیر اطلاقاً سورہ یاسین تک مکمل ہو چکی تھی“ (۲)۔ لیکن مترجم و مفسر کے بیان اور قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پورے قرآن پاک کی تفسیر لکھی گئی تھی۔ کیونکہ مترجم تین سال بعد جب اس مہم سے واپس آیا تو اس نے والی منصورہ عبداللہ بن عمر کے سامنے جو بیان دیا اس میں ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے کا ذکر ہے۔

سیر کیف قرآن حکیم کے ”ہندی“ زبان میں ترجمہ اور تفسیر کی یہ سعادت منصورہ کے سندھی عالم کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔ یہ فخر سندھ ہی کو حاصل ہے کہ پاک و ہند میں ہندوستانی زبان میں اسلامی ادب کا آغاز ہمیں سے ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستانی، ہندی یا اردو زبان کی خدمت میں اس خطہ کا بڑا حصہ ہے۔ تقسیم ہند کے بعد تو اس علاقہ میں اردو کی اشاعت کا وہ باب کھلا ہے جو شاید صدیوں کی محنت و جانفشانی کے بعد بھی ممکن نہ تھا۔

۳۱ حواشی

صفحہ نمبر ۲۳

- (۱) الحمد للہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی یہ آرزو پوری ہوئی اور قرآن شہمیری ایسی خدمت ہو گئی جس سے بھی شروع ہوا جس میں تبلیغی جملک بدرجہ اتم موجود ہے۔

صفحہ نمبر ۳۰

- (۱) (الف) جلال الدین سیوطی: تفسیر در مشورہ مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۳۳۵۔ ج ۴ ص ۵۹
(ب) جلال الدین سیوطی: تفسیر اتقان مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۸
(۲) مسعود عالم ندوی: ہندوستان عربوں کی نظر میں مطبوعہ اعظم گڑھ ص ۴
(۳) سلیمان ندوی: نقوش سلیمانی مطبوعہ کراچی ص ۲۵۶
(۴) شبلی نعمانی: مقالات شبلی مطبوعہ اعظم گڑھ ج ۱ ص ۶۰

صفحہ نمبر ۳۱

- (۱) شمس اللہ قادری: اردو کے قدیم مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۳
(۲) شمس اللہ قادری: اردو کے قدیم مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸
(۳) ڈاکٹر محمد حسن: ہندی ادب کی تاریخ مطبوعہ لکھنؤ ص ۵۰
(۴) سید مسعود عالم ندوی: ہندوستان عربوں کی نظر میں جلد اول مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء ص ۶ ۱۹۵

صفحہ نمبر ۳۲

- (۱) بزرگ بن شریارہ: عجائب الهند مطبوعہ پیرس ص ۲ ر ۳
(۱) بزرگ بن شریارہ: عجائب الهند مطبوعہ پیرس ص ۳

صفحہ نمبر ۳۳

(۱) Dr. A.M schimmel: Translation and commentaries
of the Quran in Sindhi Language P-1

(۲) قرآن حکیم سورہ آیت نمبر

(۳) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام: مطبوعہ لاہور جلد ۴ کراسہ۔ ۹ ص ۵۳۰

اختصاص
سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم
(ازل تا ابد)

۱۹۵۷ء تا جنوری ۱۹۹۳ء

باسمہ تعالیٰ جانِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رونق کائنات، جانِ دو عالم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۵۷۰ء میں اس عالم آب و گل میں تشریف لائے، اخلاص و محبت اور عدل و انصاف کا بول بالا ہوا اور ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ ۴ ربیع الاول ۵۷۱ھ/۶۳۲ء کو آپ نے پردہ فرمایا۔ آپ کے دشمن بھی آپ کی عظمت کے معترف ہوئے۔ — تھامس کارلائل نے دنیا کے تمام پیغمبروں میں آپ ہی کو سب سے بڑا پیغمبر تسلیم کیا ہے۔ — مائیکل ایچ ہارٹ نے دنیا کے تمام عظیم انسانوں میں سب سے عظیم انسان آپ ہی کو تسلیم کیا ہے۔ — پروفیسر مارگولوتھ نے لکھا ہے کہ آپ کے سیرت نگاروں میں شامل ہونا بھی بڑی سعادت ہے۔ — الحمد للہ یہ سعادت حضرت مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی نصیب ہوئی۔ — آپ نے ایک عاشق رسول مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی کی آغوش میں تربیت پائی۔ — بچپن ہی سے جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار محفلوں میں شریک ہوتے، اعلیٰ حضرت بریلوی کی نعیتیں اور حضرت مفتی اعظم کے ارشادات سنتے۔ — ۴ ربیع الاول کی شب و صبح محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شایان شان طریقہ سے منائی جاتی۔ — آپ کے گھر کی عید، عیدوں کی عید ہوتی۔ — حضرت مسعود ملت نے عشق کی فضاؤں میں آنکھ کھولی، ادب کے ماحول میں پرورش پائی، لوحِ دل پر عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش بیٹھتا چلا گیا۔ — جب قلم رواں ہوا تو پہلے مضمون کا عنوان تھا ”نقطہ کمال“۔ —

میں نے جب لکھا سیکھا تھا

سب سے پہلے تیرا نام لکھا تھا

سیرت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ پہلا مضمون تھا جو اپریل ۱۹۵۷ء میں

لاہور سے ”معمارِ حرم“ کی زینت بنا۔ پھر جو سلسلہ چلا تو اب تک قائم ہے، بلکہ اب

تو قلم کی جو لا نگاہ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ — ۱۹۹۱ء میں زیارت

حرمین شریفین کے موقع پر مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اللہ نے جو عزت دی وہ دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت کی دلیل ہے۔ ۱۹۹۳ء میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مختصر اور جامع دو ورقہ کتابچہ ”عیدوں کی عید“ لکھا۔ یہ اتنا مقبول ہوا کہ ساری دنیا میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ اردو، انگریزی، فرانسیسی، ڈچ، ہندی، سندھی وغیرہ میں ایک سال کے اندر اندر اس کی ایک لاکھ کاپیاں شائع ہوئیں اور برابر شائع ہو رہی ہیں۔ دربار الہی میں ان کی مقبولیت کا اندازہ اس خواب سے ہوتا ہے جو ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء کو مفتی اعظم دہلی علامہ محمد مکرم احمد صاحب نے دیکھا تھا۔ آپ بھی سماعت فرمائیں۔

”احقر نے کل شب بوقت صبح ایک بہت نفیس اور عمدہ خواب دیکھا۔ آپ ایک نہایت مرصع اور شاندار تخت پر تشریف فرما ہیں۔ وہ تخت ہیرے جواہرات سے بنا ہوا ہے۔ اس کی آب و تاب سے نگاہیں چکاچوند ہو رہی ہیں۔ لیکن دیکھنے میں اتنا خوبصورت ہے کہ نگاہ اس پر سے ہٹ نہیں رہی تخت بہت قیمتی ہے اور اونچا بھی کافی ہے۔ تقریباً ۱۰'۸ فٹ اونچا تو ضرور ہوگا۔ اس میں خوبی یہ ہے جب کوئی اس کے قریب آپ سے ملاقات کے لئے اور سلام عرض کرنے جاتا ہے تو وہ خود بخود آپ کے قریب قریب متوازی ہو جاتا ہے۔ یہ فرق ہی محسوس نہیں ہوتا کہ آپ اتنے اونچے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک حضرت قبلہ استاذی و مرشدی جد امجد علیہ الرحمہ سے مشابہ ہے۔ آپ کے سر پر ایک شاندار تاج ہے کلاہ کی طرح کا، جس میں شاندار بیش قیمت اور انمول ہیرے جواہرات لگے ہوئے ہیں۔ اس تاج کی بلندی تا حد نظر ہے۔ آسمان کی طرف اس کی اونچائی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس کا کوئی وزن یا ثقل ایسا نہیں ہے جس کے آثار آپ کے چہرہ انور پر ظاہر ہوں۔ آپ کی چشم ہائے پر رونق سے نور کے فوارے اہل رہے ہیں۔ انسانوں کا ٹھانٹیں مارتا ہوا سمندر فیض یاب ہونے کے لئے آرہا ہے۔ اس محل میں بہت سے وسیع و

عریض کمرے ہیں اور ہر اک کے پاس جم غفیر ہے جو فیض یاب ہو رہا ہے اور احقر بہت خوش ہے۔ ابھی یہ خواب چل ہی رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی اور صبح کا وقت بھی ہو گیا۔

(مکتوب محررہ ۲۰-۲۱-۱۹۹۰ء بنام حضرت مسعود ملت)

اب ہم حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت مبارکہ، فضائل و کمالات پر الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نگارشات کی تفصیلی فہرست پیش کرتے ہیں۔

(۱) مضامین:-

۱۔ نطق کمال	ماہنامہ معمار حرم لاہور	اپریل ۱۹۵۷ء
	☆ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۹۳ء
۲۔ اسلام انبیاء کی نظریں	☆ الاسلام، دہلی	اکتوبر ۱۹۶۸ء
	☆ الفرقان، کھنڑو	ستمبر ۱۹۶۹ء تا اپریل ۱۹۷۲ء
	☆ ایشیا، لاہور	نومبر ۱۹۶۹ء
۳۔ آداب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ سلیمان لاہور	نومبر ۱۹۶۷ء
۴۔ وابستگان دامن رسالت سے اقبال کی عقیدت	ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی	مئی ۱۹۷۲ء
۵۔ Hazrat Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم، الکریم، محمد و محمد خان		۱۹۷۳ء
۶۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری الجاہد، کانپور (بھارت)		۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء
۷۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	☆ ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی	۷ مارچ ۱۹۷۶ء
	☆ انجمن، آزاد کشمیر	۱۹۷۸ء
	☆ ماہنامہ تقریر، ساہیوال	اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء
۸۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ نور الحیب، بھیرپور	جولائی ۱۹۷۸ء
۹۔ عشق و محبت قرآن کی روشنی میں	ہفت روزہ افق، کراچی	۸ دسمبر ۱۹۷۸ء
۱۰۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	ہفت روزہ افق، کراچی	۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء
۱۱۔ محبت کی نئی	ہفت روزہ الامام، بہاولپور	۷ مارچ ۱۹۷۷ء

- ۳۲ نورانی ادائیں
۳۳ جشن بہاراں
- ماہنامہ استقامت، کانپور
☆ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور
☆ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف
☆ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف
☆ ماہنامہ نور الجیب، بھیرپور
☆ ماہنامہ قاری، دہلی
☆ ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
۳۴ محبت اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ماہنامہ قاری، دہلی
۳۵ تجدید نعت
۳۶ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور
۳۷ جان جاناں
☆ ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی (سیرۃ النبیؐ نمبر)
☆ ساحل، کراچی
۳۸ کتاب رسالت
۳۹ سرکار کا جشن ولادت
۴۰ عشق ہی عشق
۴۱ ظہور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ماہنامہ حجاز جدید، نئی دہلی
۴۲ آنے والا آگیا
۴۳ رحمت للعالمین
۴۴ یادگاری
۴۵ انقلابی دین
- ستمبر ۱۹۸۶ء
دسمبر ۱۹۸۸ء
مئی تا جولائی ۱۹۸۹ء
اگست ستمبر ۱۹۹۱ء
ستمبر ۱۹۹۱ء
اکتوبر ۱۹۸۹ء
مارچ تا اگست ۱۹۹۱ء
جنوری ۱۹۹۱ء
اکتوبر نومبر ۱۹۹۱ء
دسمبر ۱۹۸۹ء
ستمبر ۱۹۹۳ء
دسمبر ۱۹۸۹ء
اکتوبر ۱۹۹۰ء
فروری مارچ ۱۹۹۱ء
مارچ اپریل ۱۹۹۱ء
اگست ستمبر ۱۹۹۱ء
ستمبر ۱۹۹۱ء
جنوری فروری ۱۹۹۲ء
مئی ۱۹۸۵ء
فروری ۱۹۹۲ء
اکتوبر ۱۹۹۳ء
پندرہ روزہ نوائے اہلسنت، لاہور
ستمبر ۱۹۹۳ء
ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۹۹۳ء
- ۴۶ قرآن اور بارگاہ رسالت کے آداب
۴۷ انسانیت کا یوم عید
۴۸ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماہنامہ القول السدید، لاہور
۴۹ ادارہ
ماہنامہ جہان رضا، لاہور

۳۰ جس کا انتظار تھا نوائے انجمن لاہور اگست ستمبر ۱۹۹۲ء

(۲) مقالات۔

۳۱ اسلامی رواداری ماہنامہ لطیف (میرپور خاص) سالنامہ ۱۹۵۹ء

۳۲ حضور اکرم بحیثیت رہندہ نظام معیشت (برائے سیرت کانفرنس وزارت مذہبی امور

حکومت پاکستان، اسلام آباد) دسمبر ۱۹۸۳ء

۳۳ آداب خورد و نوش۔۔۔ حلال و حرام (خطبہ برائے وزارت مذہبی امور

حکومت پاکستان، اسلام آباد) فروری ۱۹۸۳ء

۳۴ عشق و محبت کا مفہوم قرآن کی روشنی میں ☆ ہفت روزہ افتخار کراچی ۳ فروری ۱۹۸۳ء

☆ ہفت روزہ افتخار کراچی ۸ تا ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء

۳۵ محمد مہلی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت دین حق کی شرط اول ہے

☆ ماہنامہ استقامت، محمد مہلی نمبر، کانپور مئی ۱۹۸۵ء

☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور ستمبر ۱۹۹۳ء

۳۶ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام معیشت "اسری"۔ حیدر آباد سندھ اکتوبر ۱۹۸۵ء

۳۷ دعائے خلیل۔۔۔ تحقیقی مقالہ برائے بین الاقوامی سیرت کانفرنس "اسلام آباد نومبر ۱۹۸۶ء

۳۸ حیات طیبہ نقل بعثت تا بعثت۔۔۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مشمولہ "سیرت طیبہ" برائے

نصاب بی اے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد ۱۹۸۶ء

۳۹ صورت و سیرت حضور کی ☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور جون ۱۹۸۷ء

☆ ماہنامہ نور الحیب، میرپور (میلاد مصطفیٰ نمبر) اکتوبر ۱۹۸۷ء

۴۰ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم برائے میلاد مصطفیٰ آرگنائزنگ کمیٹی، کراچی ستمبر ۱۹۹۰ء

۴۱ عیدوں کی عید ☆ نظریہ پہلی کیشور کراچی ۱۹۹۲ء

☆ ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور ۱۹۹۳ء

☆ پریم رضویہ، داتا گنگوٹیا، لاہور ۱۹۹۳ء

☆ ماہنامہ نور اسلام، شرقیہ ۱۹۹۳ء

☆ ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور اگست ۱۹۹۳ء

- ☆ اسٹریٹجیکل رضا اکیڈمی، صادق آباد اگست ۱۹۹۳ء
- ☆ انجمن نوجوانان اہل سنت، رحیم یار خان ۱۹۹۳ء
- ☆ تنظیم الجوریہ، لاہور ۱۹۹۳ء
- ☆ انجمن نوجوانان اہل سنت، حیدر آباد ۱۹۹۳ء
- ☆ ادارہ معارف رضا، جنلم ۱۹۹۳ء
- ☆ ماہنامہ رہنمائے دکن، حیدر آباد دکن ۱۹۹۳ء
- ☆ واہبنازی، نائل ناڈو (بھارت) ۱۹۹۳ء
- ☆ اسلامک سائنسز (یو۔ کے) ۱۹۹۳ء
- ۳۲۔ معارف اسم محمد ماہنامہ بدینی، دہلی (القہری الامی نیر) ۱۹۹۳ء
- ۳۳۔ پردہ نظام مصطفیٰ کے حوالے سے مقالہ، رائے سیرت کانفرنس اسلام آباد ۱۹۹۳ء
- ۳۴۔ تنظیم و توقیر ماہنامہ رضوان، لاہور مارچ ۱۹۹۳ء

(۳) تصانیف۔

- ۳۵۔ سراج سیر کراچی ۱۹۷۹ء
- ۳۶۔ محبت کی نشانی کراچی، حیدر آباد (سندھ) ال آباد، عیسوی (بھارت) ۱۹۸۰ء
- ۳۷۔ جشن مبارک لاہور، صادق آباد ۱۹۸۸ء
- ۳۸۔ جان جاناں کراچی، دہلی ۱۹۸۸ء
- ۳۹۔ جان ایمان مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور دسمبر ۱۹۹۰ء
- ۴۰۔ دعائے ظلیل ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور دسمبر ۱۹۹۰ء
- ۴۱۔ انجمن نوجوانان اہل سنت، حیدر آباد، سندھ اکتوبر ۱۹۹۳ء
- ۴۲۔ رحمت للعالمین رضا اکیڈمی، لاہور فروری ۱۹۹۳ء
- ۴۳۔ عشق ہی عشق رضا اکیڈمی، لاہور جنوری ۱۹۹۳ء
- ۴۴۔ علم غیب بی نظری، پہلی کیشور، کراچی ۱۹۹۳ء
- ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور ۱۹۹۳ء
- ۴۵۔ یوم عاشقان مصطفیٰ، لاہور مارچ ۱۹۹۳ء

اپریل ۱۹۹۳ء	☆ رصیہ اکیڈمی لاہور	
مئی ۱۹۹۳ء	☆ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور	
۱۹۹۳ء	☆ دارالخیر کراچی	۵۴- تنظیم و توثیق
۱۹۹۳ء	☆ ادارہ معارف نعمانیہ لاہور	
مارچ ۱۹۹۳ء	☆ بزم عاشقان مصطفیٰ لاہور	
جون ۱۹۹۳ء	☆ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور	
۱۹۹۳ء	☆ منٹری پبلی کیشنز کراچی	۵۵- جان جاں

(۴) مقدمات۔

- ۵۱۔ ملک شیر محمد خان مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء
- ۵۲۔ سید محمد امیر شاہ گیلانی انوار غویہ شرح شاکل تہذیب شریف مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
- ۵۸۔ مولانا طاہر شاہ میاں قادری ہیرت مصطفیٰ مطبوعہ مدین سوات ۱۹۷۵ء
- ۵۹۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش دیوان نور و نکتہ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء
- ۶۰۔ مولانا عبدالرحمن چھوہروی مجموعہ صلوة الرسول غیر مطبوعہ
- ۶۱۔ مولانا عبدالستار خان نازی پیغمبر عالم مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
- ۶۲۔ سید ریاست علی قادری عظمت رسول مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء
- ۶۳۔ پروفیسر سید احمد کدھر عہد رسالت اور عہد خلافت کی جنگیں غیر مطبوعہ
- ۶۴۔ مفتی محمد امین نقشبندی آب کوثر مطبوعہ لاہور
- ۶۵۔ پروفیسر محمد خالد جذبی ارمغان نعت مطبوعہ کراچی مارچ ۱۹۸۳ء
- ۶۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی شریعت و طریقت مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء
- ۶۷۔ محبوب الرسول قادری رضوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق حسنہ مطبوعہ جوہر آباد ستمبر ۱۹۸۷ء
- ۶۸۔ امام احمد رضا خاں بریلوی الدولۃ الکیہ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
- ۶۹۔ خواجہ اشرف انجم نکامی نئے مصطفیٰ در انداز امام احمد رضا لاہور (تقدیم) ستمبر ۱۹۹۰ء
- ۷۰۔ خواجہ اشرف انجم نکامی غزوات کوثر لاہور ۱۹۹۰ء
- ۷۱۔ مفتی علامہ محمد ظیل احمد خاں برکاتی جمال ظیل نومبر ۱۹۹۰ء
- ۷۲۔ خواجہ معز الدین اشرفی گستاخان رسول کا عبرت ناک انجام حیدر آباد دکن ۱۹۹۵ء
- ۷۳۔ نعیم احمد برکاتی معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہلی کرناٹک (بھارت) ۱۹۹۱ء
- ۷۴۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت صادق آباد ۱۹۹۳ء
- ۷۵۔ علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندی تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخار لاہور ۱۹۹۳ء
- ۷۶۔ مفتی محمد خاں قادری شرح سلام رضا لاہور ۱۹۹۳ء
- ۷۷۔ علامہ محمد فیض احمد اویسی شرح حدائق بخشش بہاولپور (زیر طبع)
- ۷۸۔ مفتی محمد جان نعیمی نماز باجماعت کے بعد اجتماعی دعا مستنون و مستحب ہے کراچی (زیر طبع)

(۵) تبصرے۔

- ۷۹۔ ظاہر شاہ میاں قادری، مولانا تقسیم مصطفیٰ در مملکت کبریا مطبوعہ مدین (سوات) یکم جون ۱۹۷۳ء (تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ "الحسن" پشاور)
- ۸۰۔ محمد فشاء تابش قصوری، مولانا تبصرہ مشمولہ "انگشتی یا رسول اللہ" مطبوعہ لاہور
- ۸۱۔ افتخار احمد، مولانا نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمن، مطبوعہ ساہیوال ۱۹۷۸ء
- ۸۲۔ غلام محمد، راجا امتیاز حق مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء
- ۸۳۔ محمد یاسین اختر الاغلی، مولانا المدح النبوی، مطبوعہ سرائے میر، ۱۰ اعظم گڑھ ۱۹۷۹ء
- ۸۴۔ محمد وارث، جمال، مولانا آل انڈیا تبلیغ سیرت (ہند) مطبوعہ بمبئی (بھارت) ۱۹۸۸ء

(۶) تراجم۔

- ۸۵۔ جشن بہاراں، پروفیسر عبدالرزاق (سندھی) جنگ شاہی (سندھ) ۱۹۹۰ء
- ۸۶۔ عیدوں کی عید ☆ ما سز احمد علی سندھی ٹھنڈہ ۱۹۹۳ء
- ☆ حاجی محمد یونس بازی ہندی کراچی ۱۹۹۳ء
- ☆ علامہ محمد ابراہیم خوشتر فرانسیسی مار لیشیس ۱۹۹۳ء
- ☆ علامہ محمد ابراہیم خوشتر انگریزی: جنوبی افریقہ ۱۹۹۳ء
- ☆ مولانا افتخار احمد قادری علی سعودی عرب مارچ ۱۹۹۳ء
- ☆ مولانا عبدالمنان قادری فوج پاکستان ۱۹۹۳ء
- ۸۷۔ جان جاناں ☆ سرتاج حسین رضوی، ہندی، بریلی شریف غیر مطبوعہ
- ۸۸۔ علم غیب ☆ محمد یونس بازی مظفری فارسی کراچی ۱۹۹۳ء
- ☆ حاجی محمد رحیم گھمرو سندھی سکھر کراچی ۱۹۹۳ء
- ☆ پروفیسر عظیمی فقیر محمد شیخ انگریزی کراچی ۱۹۹۳ء
- ۸۹۔ تقسیم و توقیر ☆ پروفیسر عظیمی فقیر محمد شیخ انگریزی کراچی ۱۹۹۳ء

(۷) زیر تدوین۔

۹۰۔ جس کا انتظار تھا!

۹۱۔ خوبان جہاں

۹۲۔ جفائیں اور وفائیں۔

۹۳۔ مولود مسعود

(۸) تقاریر سیرت:-

- ۱۔ ۱۹۳۹ء سے شاہ رکن الدین الوری علیہ الرحمہ کے عرس کے مبارک موقع پر ہر سال حیدر آباد سندھ میں خطاب کرتے ہیں۔ اب ۱۹۸۶ء سے علامہ مفتی محمد محمود الوری کے عرس پر یہ خطاب ہوتا ہے۔
- ۲۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۹۲ء تک مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے عرس پر کراچی میں ہر سال سیرت پر خطاب ہوتا ہے۔
- ۳۔ ۱۹۸۲ء بزم اربابِ طریقت، کراچی کے زیر اہتمام عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میں سیرت پر خطاب فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔
- ۴۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۲ء تک شیخ عبدالعزیز قادری مرحوم کے ہاں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیرت پر خطاب فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔
- ۵۔ ۱۹۸۲ء سے اب تک بزم اربابِ طریقت، کراچی کی طرف سے المظہر، کراچی میں ماہانہ محفل ہوتی ہے جس میں حضرت مسعود مآب کا خطاب بالعموم سیرت پاک پر ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔
- ۶۔ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۲ء تک حکومت پاکستان، وزارت امور مذہبی، اسلام آباد کی طرف سے سالانہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ملکی اور بین الاقوامی سیرت کانفرنسیں ہوتی ہیں جس میں مختلف موضوعات سیرت پر مقالات لکھے اور پڑھے۔
- ۷۔ ۱۹۹۰ء سے جامعہ راشدہ، پیر جو گوٹھ (سندھ) میں ۷ ہر رجب المرجب کو جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن دستار بندی کے موقع پر صبح کی اختتامی مجلس میں آخری خطاب ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ بھی ہنوز جاری ہے۔
- ۸۔ ۱۹۹۳ء سے کراچی میں ماہانہ درس مکتوباتِ امام ربانی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار و معارف کا بیان ہوتا ہے۔

اختصاص
مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

(۱۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء — ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

عالم اسلام کے مشہور عالم اور عارف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ۱۰۷۳ھ
میں سرہند (شرقی پنجاب، بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۱۱۲۳ھ / ۱۷۱۳ء کو
سرہندی میں وصال فرمایا۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے آپ کے در پر حاضری دی اور فرمایا۔
حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع الزوار

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے زمانے کو اس طرح متاثر کیا جس طرح
حضرت نوٹ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے کیا تھا۔ آپ کی تبلیغی اور اصلاحی
جدوجہد سے سلطنت مغلیہ میں ایک انقلاب برپا ہوا اور پھر اکبر کے بعد جمالیہ، جمالیہ کے
بعد شاہ جہان اور شاہ جہان کے بعد حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ سامنے
آئے۔ موصوف حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے
بیعت تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا حلقہ پاک وہند اور بنگلہ دیش سے نکل
کر روس، افغانستان، ایران، ترکی وغیرہ تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کے فارسی مکاتیب اسرار
و معارف کا ترجمہ ہیں۔ اس میں دور جدید کے لئے ہدایت کا بڑا سامان ہے۔ حضرت
مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری، اسی خاندان عالی سے
وابستہ ہیں۔ آپ کے والد ماجد اور شیخ طریقت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا تھے۔ آپ کے استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر قلام
مصطفیٰ صاحب (سابق صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، سندھ) بھی اسی سلسلے سے
وابستہ ہیں۔ انہیں کے اہماء پر حضرت مسعود ملت نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
پر تحقیق کا آغاز کیا اور تحقیق کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، حضرت مجدد الف ثانی علیہ
الرحمہ کی سیرت مطہرہ کے سلسلہ میں شاہراہ تحقیق پر کیونکر گامزن ہوئے۔ اس دشوار گزار
سڑکی روداد یوں بیان فرماتے ہیں۔

”دور جدید کے کمزور دلوں کے لئے اولیاء کے حالات مایہ صدقوت و طہائیت ہو سکتے ہیں‘ جھوٹے سچے قصے کہانیوں سے زندگی نہیں بنا کرتی‘ زندگی کے لئے جیتی جاگتی اور سچی سیرتوں کی ضرورت ہے‘ اس لئے ہم دسویں صدی کے عظیم بزرگ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱۰۳۳ھ-۱۱۳۳ھ) کی سیرت مبارک اور اصلاحی کارنامے پیش کر رہے ہیں‘ عقیدت کی نگاہ سے نہیں‘ حقیقت کی نظر سے۔

وہ معتب القلوب ہے‘ جب چاہتا ہے دلوں کو پھیرتا ہے۔

کوئی ہے مجھ میں کہ مجھ سے لئے جاتا ہے مجھے

۱۹۶۰ء میں جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ریڈر شعبہ تاریخ‘ پنجاب یونیورسٹی‘ لاہور‘ مدیر ماہنامہ ”سروش“ (نیوکاسل‘ انگلینڈ) نے ایک مضمون کی فرمائش کی‘ (موصوف ان دنوں انگلستان میں زیر تعلیم تھے) راقم اس زمانے میں شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج‘ میرپور خاص (سندھ) میں صدر شعبہ اردو تھا۔۔۔ موضوع کی تلاش تھی‘ استاد محترم قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مدظلہ العالی (صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی‘ حیدر آباد سندھ) کی خدمت میں حاضر ہوا‘ موضوع کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ مولانا مناظر احسن گیلانی (صدر شعبہ وحیات عثمانیہ یونیورسٹی‘ حیدر آباد‘ دکن) کے مضمون ”الف ثانی کے تجدیدی کارنامے“ (شمولہ تذکرہ مجدد الف ثانی‘ مطبوعہ لکھنؤ) کا خلاصہ قلم بند کر لیں‘ لیکن جب تلخیص کا یہ کام کرنا چاہا تو انشراح صدر ہوا اور طبیعت سہل پسندی سے مشکل پسندی کی طرف راغب ہونے لگی چنانچہ تلخیص کے بجائے حضرت مجدد الف ثانی پر ایک مبسوط مقالے کی تیاری کے لئے مواد کی فراہمی کی لگن لگ گئی۔۔۔ کوشش جاری رکھی اور حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) سے دعا کی درخواست کی‘ حضرت ممدوح نے جواباً تحریر

فرمایا۔

”حضرت مجدد صاحب رحمہ المولیٰ القوی کے حالات پر مقالہ تحریر کرنا مبارک ہو“
اللہ تبارک تعالیٰ کماحقہ، اس میں کامیاب فرمائے اور ایسے امور میں تحاریر تم سے
پیشہ کرائے۔“

(مکتوب محررہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء از دہلی)

ایک دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

”حضرت شیخ قدس سرہ کے مقالے کی خبر نے نہایت درجہ محفوظ کیا، مولیٰ تعالیٰ
تمہیں تمہارے جدا مجد کا مظہر بنائے۔“

(مکتوب محررہ ۱۸ مئی ۱۹۶۱ء از دہلی)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پھر ایک کامل دل سے نکلی ہوئی بات کیوں نہ اثر رکھتی؟ تنگ دامنی اور کم علم
کے باوجود تکمیل آرزو کے اسباب پیدا ہوتے چلے گئے اور بفضلہ تعالیٰ جون ۱۹۶۱ء میں
مقالے کی پہلی قسط (بمنوان شیخ احمد سرہندی) ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) میں منظر
پر آگئی۔

شکر کد ام فضل بجا آورد کے

عاجز بماندہر کہ دریں افکار کرد

اہل علم و فضل نے اس مقالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ہمت

افزائی فرمائی، مناسب معلوم ہوتا ہے بطور تحدیث نعت ان حضرات کے

تاثرات پیش کر دیے جائیں، حاشاؤ کلافاخر مقصود نہیں۔

استاد مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مدظلہ العالی نے جب یہ مقالہ

مطالعہ کیا تو راقم کو تحریر فرمایا۔

”آپ کا مضمون معارف (جون) میں حضرت مجدد قدس سرہ کے متعلق

پڑھ کر بہت جی خوش ہوا، بارک اللہ! بارک اللہ پاک خوب خوب

نوازے آمین“

(مکتوب محررہ ۷ جون ۱۹۶۱ء از حیدرآباد سندھ)

ایک دوسرے مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں۔
 ”حضرت مجدد قدس سرہ کے متعلق آپ کا مضمون باہر کے لوگوں نے
 یعنی ہندوستان والوں نے بھی سراہا ہے۔ ماشاء اللہ!“

(مکتوب محررہ ۲۸ اگست ۱۹۶۱ء از حیدرآباد، سندھ)

مدیر معارف مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی نے تحریر فرمایا:
 ”یہ مضمون بہت پسند کیا گیا، اس کی تعریف میں خطوط بھی آئے اور
 رسالہ الفرقان (لکھنؤ) اس کو مسلسل نقل کر رہا ہے، اس مقبولیت پر
 مبارک باد قبول فرمائیے۔“

(مکتوب محررہ ۳ ستمبر ۱۹۶۱ء از اعظم گڑھ (یوپی))

استاد محترم دامت برکاتہم العالیہ نے جب یہ مقالہ ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) میں ملاحظہ
 فرمایا تو بے ساختہ اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا اور تحریر فرمایا:

”ماشاء اللہ آپ کا مضمون معارف سے اب الفرقان (لکھنؤ) میں ستمبر
 اور اکتوبر کی قسطوں میں نکل رہا ہے، آپ یقیناً قابل فخر ہیں اور باعث
 صد افتخار ہیں، دنیا میں یہ مقبولیت ہے تو روحانیت اور عقبی میں کس
 قدر نہ ہوگی، للہ پاک خوب خوب نوازے اور حضرت مجدد الف ثانی
 قدس سرہ کے الطاف اقربت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین“

(مکتوب محررہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء از حیدرآباد، سندھ)

خود مدیر الفرقان مولانا محمد منظور نعمانی نے اس مقالے کی تعریف فرمائی:
 ”معارف سے آپ کے مضمون کی غالباً ۵ قسطیں اب تک شائع ہو چکی
 ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کام خوب لیا اور آپ نے اس موضوع
 پر بہت سا ایسا مواد بھی فراہم کر دیا جو ہم جیسوں کی دسترس سے باہر تھا،
 جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ ہم جیسوں پر آپ نے بڑا احسان فرمایا۔“
 اسی مکتوب میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

”آخر میں ادنیٰ تصنع کے بغیر پھر عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ
 سے یہ بڑا غیر معمولی کام لیا۔ میرا تو خیال ہے کہ آپ کے کام پر اب

اس سلسلے میں شاید کوئی اضافہ نہ ہو سکے گا واللہ۔ کوئی شائع شدہ چیز الفرقان میں نقل کرنے کی نوبت شاذ و نادر ہی آتی ہے بلکہ دستور و معمول نہیں ہے لیکن آپ کے اس مضمون کا حق جان کر اس کو شائع کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے عام ناظرین کو نفع پہنچائے اور اس کے اجر میں آپ کے ساتھ ہم لوگوں کو بھی کسی درجے میں شریک فرمائے۔“

(مکتوب محررہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۳ء از لکھنؤ، یو۔ پی)

پاک و ہند اور بیرون ہند (امریکہ اور کینیڈا) کے بعض دوسرے فضلاء نے بھی اس مقالے کی قدر و منزلت فرمائی۔ چنانچہ مولانا غلام رسول مرحوم نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

”حضرت مجدد پر جو مقالہ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے تحریر فرمایا وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔“

(مکتوب مطبوعہ ”معارف“ شمارہ مارچ ۱۹۳۳ء بنام مدیر معارف ص ۲۳۳)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے بھی قدر افزائی فرمائی اور تحریر فرمایا:

”مضمون سرسری طور پر معارف میں پڑھا تھا اور پڑھتے وقت پسند بھی کیا تھا بلکہ جا بجا اس سے مستفید بھی ہوا تھا۔ کتابی صورت میں اسے ضرور چھپوائیے، مشتاق رہوں گا۔“

(مکتوب محررہ ۲۲ مئی ۱۹۳۳ء از دریا آباد، یو۔ پی)

فرانس کے ایک مستشرق آنجنمانی مارین مولے نے جب اس مقالے کی خبر سنی تو حضرت مسعود ملت کو لکھا:

”حضرت مجدد پر آپ کے مضمون سے مجھے بڑی دلچسپی ہے، میں نے کچھ اردو پڑھی ہے اور میں اس مضمون کو پڑھ سکتا ہوں۔ میں اس کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہتا ہوں، اگر ممکن ہو تو میں کوشش کروں گا کہ اس مقالے کا انگریزی یا فرانسیسی ترجمہ یہاں چھپ جائے۔“

(مکتوب محررہ ۳۱ اگست ۱۹۶۳ء از پیرس، بزبان انگریزی)

مولانا محمد ہاشم جان مجددی سرہندی لکھتے ہیں۔

”براہر عزیز جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زید جبہ، کو حق سبحانہ و تعالیٰ نے بڑی علمی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ان کی نظر بڑی وسیع ہے اور ان کا قلم صفحہ قرطاس پر وہ پھول بکھیرتا ہے کہ ہر صفحہ گلستاں نظر آتا ہے۔“

می ود گل ہر کجا پائے نگاریں می نمی

جاوہ چوں از سیر باز آئی چمن خواہد شدن

انہوں نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے۔ اتنے حوالے جمع کئے ہیں کہ ہم تو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور جو بات کہتے ہیں وہ سند و دلیل سے کہتے ہیں۔ تاریخی حیثیت سے تو میری نظر میں ایسی کوئی مستند کتاب اس دور میں حضرت مجدد قدس سرہ کے حالات پر نہیں لکھی گئی ہے۔“ (۹ جون ۱۹۷۵ء)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر پہلا تحقیقی مقالہ ۱۹۶۰ء میں لکھا جو معارف (اعظم گڑھ) میں چھپنا شروع ہوا اور ۹ قسطوں میں پورا ہوا۔ مقالے کی علمی حیثیت کے اعتراف میں ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) نے اس کو نقل کیا۔ کیونکہ ایسا علمی اور تحقیقی مقالہ اس سے قبل نہیں لکھا گیا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر دس برس مسلسل محنت کر کے مستند مواد حاصل کیا اور اس مواد کا خلاصہ ”سیرت مجدد الف ثانی“ کے نام سے ۱۹۸۳ء میں کراچی سے شائع ہوا، یہ خلاصہ بھی ۳۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ بیسٹ سوانح لکھنے کا عزم معمم تھا مگر جو ذخیرہ دس برس کی محنت شاقہ کے بعد جمع کیا تھا۔ اس کو دیکھنے نے کھالیا اور یہ منصوبہ اور یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

حضرت مسعود ملت نے ایک اور اہم کام کیا کہ اقبال کے تصور خودی کا کھوج حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے تصور وحدۃ الشہود میں لگایا اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب لکھی ”حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال“ — یہ کتاب ۱۹۸۰ء میں سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ فکر اقبال کے لئے یہ کتاب بنیادی حیثیت

رکھتی ہے۔ الغرض حضرت مسعود ملت نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حالات و افکار پر جس تحقیق و تدقیق سے کام کیا وہ اس سے قبل نہ ہوا تھا۔
۲۹ اپریل ۱۹۹۳ء سے بیت المقصود، کراچی میں ”درس مکتوبات امام ربانی“ کا آغاز کیا گیا ہے الحمد للہ یہ محفل ماہانہ ہوتی ہے۔

بظاہر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے حضرت مسعود ملت کا اختصاص معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس موضوع پر آپ کی تحریرات کم ہیں۔ لیکن یہ بات تحقیقی حلقوں میں تسلیم کی جاتی ہے کہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر ۲۳-۱۹۹۳ء میں آپ کا جو تحقیقی مقالہ نواقساط میں شائع ہوا۔ سب سے پہلے اس مقالے نے حضرت ممدوح کو بحیثیت محقق بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا۔ ماہنامہ ”معارف“ اعظم گڑھ میں جون ۱۹۹۳ء تا فروری ۱۹۹۳ء یہ مقالہ شائع ہوا۔ جس کی ہمہ گیر پذیرائی ہوئی۔ اس کی تحقیقی اہمیت و افادیت کے پیش نظر لکھنؤ کے ماہنامہ ”الفرقان“ نے بھی بالا اقساط یہ مقالہ شائع کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے اختصاص میں مسعود ملت میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے وحدة الشہود کے حوالے سے علامہ اقبال کے تصور خودی پر مفصل لکھا۔ ایک کرم نامے میں تحریر فرماتے ہیں۔
”فقیر نے سب سے پہلے وحدة الشہود کے حوالے سے تصور خودی پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس سے پہلے کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا تھا۔“

(مکتوب محررہ ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء از سکریٹریام راقم)

ناجیز کی خواہش اور آرزو ہے کہ ”اعلیٰ حضرت پر حضرت مجدد کے لکری اثرات“ کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جائے کیونکہ جس قدر تحقیق آپ نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے حوالے سے کی ہے، ہر دو حضرات کو پڑھا، سمجھا اور ان پر لکھا ہے تو اس بناء پر ہر دو مجددین کے حوالے سے آپ کا حاصل مطالعہ ایک گراں قدر تحقیقی مقالہ کو وجود دے سکتا ہے۔ اور پھر مجددی اور رضوی دونوں نسبتیں آپ سے خاص ہیں اولاً بشریاً اور ثانیاً سلباً۔ آپ نقشبندی مجددی اور

قادری رضوی ہر دو سلسلوں کا سنگم بھی ہیں اور سنگ میل بھی، لیکن یہ آرزو ابھی تک پوری نہ ہو سکی۔ میرا خیال ہے اس موضوع پر کسی نے نہیں لکھا۔ لہذا کبھی طبع اس طرف مائل ہو تو ضرور لکھنے گا۔ ۱۹۷۵ء سے ستمبر ۱۹۹۱ء تک کہیں زیادہ مواد جمع ہو گیا ہوگا۔ اس سب مواد کی اشاعت و تبصیر یقیناً حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر انسائیکلو پیڈیا کا حکم رکھے گی انشاء اللہ العزیز۔

(مکتوب محررہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء از لاہور از راقم)

اب ہم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالات و خدمات اور افکار پر حضرت مسعود ملت کی تحقیقی نگارشات کی تفصیلات پیش کرتے ہیں۔

تصانیف

- ۱۔ سیرت مجدد الف ثانی مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء
 - ۲۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء
 - ۳۔ حضرت مجدد الف ثانی (حالات و افکار) زیر طبع کراچی
 - ۴۔ حضرت مجدد الف ثانی (حالات و خدمات) زیر طبع کراچی
- مقالات:-

- ۱۔ شیخ احمد سرہندی ☆ ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) جون ۱۹۷۳ء تا فروری ۱۹۷۳ء
- ☆ ماہنامہ القرآن (لکھنؤ) جنوری ۱۹۷۳ء تا اپریل ۱۹۷۳ء
- ☆ ماہنامہ عظیم الاسلام گوجرانوالہ ۱۹۷۳ء

۲۔ علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی (الف) اقبال ریویو (کراچی) جنوری ۱۹۷۳ء
(ب) مخزن (ہالا)

- ۳۔ اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبودیت اقبال ریویو کراچی جولائی ۱۹۷۳ء
- ۴۔ شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں اقبال ریویو کراچی جنوری ۱۹۷۵ء
- ۵۔ حضرت مجدد مغرب میں ماہنامہ فکر و نظر (اسلام آباد) ستمبر ۱۹۷۵ء
- ۶۔ حضرت مجدد۔ غم اور ضبط غم ماہنامہ خیائے حرم (لاہور) جون ۱۹۷۳ء
- ۷۔ حضرت مجدد الف ثانی محققین مغرب کی نظر میں ماہنامہ عظیم الاسلام گوجرانوالہ

اگست ۱۹۹۱ء

مقدمات۔

مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۸۔ تجلیات امام ربانی از علامہ اختر شاہ جہان پوری

۹۔ مکتوبات امام ربانی مآخذ ایمانیات کی حیثیت سے

۱۹۸۵ء

از پروفیسر عبدالباری صدیقی، کراچی

۱۹۸۵ء

۱۰۔ تجلیات سرہند صاحبزادہ محمد عاشق حسین، شیخوپورہ

اپریل ۱۹۹۰ء

۱۱۔ جواہر نقشبندیہ از محمد یوسف مجددی نوری

اختصاص

میر سید علی قادری

غمنگین دہلوی

(۱۹۵۰ء/۵۱۹۵ — ۱۹۷۶ء/۵۱۸۵۲)

۱۹۵۸ء تا ۱۹۸۷ء

میرسید علی غمگین دہلوی

برصغیر کے ممتاز عالم و عارف اور سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت میرسید علی غمگین دہلوی اپنے وقت کے باکمال شاعر تھے، میر تقی میر، خواجہ میر درد اور مومن خاں مومن وغیرہ سے ان کا پایہ کسی طرح کم نہ تھا۔ ۱۸۹۵ء / ۱۸۹۳ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۹۶۸ء / ۱۸۵۳ء کو گوالیار (بھارت) میں وصال فرمایا۔ ابتداء میں آپ نے روایتی شاعری کی۔ پھر سلسلہ قادریہ سے منسلک ہونے کے بعد شاعری کا رنگ یکسر بدل گیا۔ مرزا غالب جیسے شعراء آپ سے اکتساب فیض کرتے تھے۔ ایام جوانی میں دیوان غزلیات ”مخزن الاسرار“ مدون کیا تھا۔ پھر آخری زمانے میں دیوان رباعیات ”مکاشفۃ الاسرار“ مدون کیا جس میں سترہ سو سے زیادہ اردو رباعیات ہیں۔ مرزا غالب کی فرمائش پر فارسی میں بعض رباعیات کی شرح لکھی جس کا نام ”مرآة الحقیقت“ رکھا۔ اس کا واحد قلمی نسخہ حضرت مسعود ملت مخدوم و ممدوح قبلہ الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید عتایتیہ کے پاس ہے۔ غمگین دہلوی کے شاعرانہ کمالات مخفی تھے، سب سے پہلے علی ابوبی علیوں میں حضرت مسعود ملت نے متعارف کرایا۔

غمگین دہلوی پر تحقیق کا آغاز ۱۹۵۵ء میں کیا۔ غمگین اکیڈمی گوالیار کے ڈائریکٹر حضرت رضا محمد حضرت جی مرحوم نے اس طرف متوجہ کیا۔ پہلے موصوف نے ہمدستان کے مشہور مَنوِخ پنڈت جادو ناتھ سرکار کو لکھا مگر انہوں نے معاوضہ کے لئے خطیر رقم کا مطالبہ کیا جو ڈائریکٹر صاحب ادا نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسعود ملت کو لکھا اور انہوں نے بلا کسی ادنیٰ معاوضہ کے غمگین دہلوی پر تحقیق کا آغاز کیا اور مسلسل کئی مقالات قلم بردہ کئے۔ ابتداء میں اہل علم و ادب نے توجہ نہ دی کہ وہ اس کام ہی سے آشنا تھے۔ سب سے پہلے مولانا ماہر القادری مرحوم نے غمگین دہلوی پر پہلا مضمون ماہنامہ فاران (کراچی) میں شائع کیا اور پہلی مرتبہ غمگین کو میر درد اور مومن کی صف میں شمار کیا۔ اس کے بعد بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے ایک مختصر مقالہ ماہی اردو کراچی میں شائع کیا۔ اس کے بعد ماہنامہ ”بہان“ دہلی اور ماہنامہ ”معارف“ اعظم گڑھ ماہنامہ ”نوائے ادب“ بمبئی میں غمگین دہلوی پر متعدد تحقیقی مقالات شائع ہوئے۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ مرحوم (پہل اور شیل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے حضرت مسعود ملت کے

تعاون سے ”غملین دہلوی کے نام مرزا غالب کے غیر مطبوعہ فارسی خطوط“ اور ”پیشہ کالج میگزین“ لاہور میں شائع کئے۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم (چیرمین شعبہ دائرہ المعارف الاسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) نے غملین دہلوی پر ایک تحقیقی مقالہ ”اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام“ میں شامل کیا۔ اس طرح غملین دہلوی جو ادبی حلقوں میں غیر متعارف تھے، عالمی ادبی حلقوں میں متعارف ہوئے اور ان کی عظمت کا سکہ دلوں پر بیٹھا۔

غملین دہلوی پر قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے جو تحقیقات پیش کیں، اس کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔ یہ تحقیقات بجائے خود ایک مقالہ ڈاکٹریٹ کے قائم مقام کہی جاسکتی ہیں جو پاک و ہند میں مقبول ہوئیں۔

مضامین:-

- ۱۔ غملین دہلوی، ماہنامہ فاران (کراچی) ستمبر ۱۹۵۹ء
- ۲۔ حضرت غملین غالب کی نظر میں، ماہنامہ اردو (کراچی) اکتوبر ۱۹۵۹ء

مقالات:-

- ۳۔ حضرت غملین شاہجہان آبادی، ماہنامہ اردو، کراچی، اپریل ۱۹۶۰ء
- ۴۔ حضرت غملین شاہجہان آبادی، ماہنامہ برہان، دہلی، مئی تا جولائی ۱۹۶۰ء
- ۵۔ حضرت غملین شاہجہان آبادی، برہان (دہلی) اپریل مئی ۱۹۶۱ء
- ۶۔ حضرت غملین اور مرزا غالب کے جواب میں ان کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب معارف، اعظم گڑھ مئی ۱۹۶۱ء

۷۔ میر سید علی غملین، نوائے ادب، بمبئی، اپریل ۱۹۶۳ء

۸۔ رباعیات غملین، لطیف، میرپور خاص، ۱۹۶۵ء

۹۔ میر سید علی غملین، مشمولہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد وہم، دانش گاہ پنجاب لاہور

۱۹۸۳ء

۱۰۔ غملین دہلوی، مشمولہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۳، ۱۹۸۷ء

اختصاص

امام احمد رضا قدس سره العزیز

۱۲۶۲ھ / ۱۸۵۶ء — ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

شیخ العرب والعجم امام احمد رضا خان بریلوی

عالم اسلام کے مشہور معروف مفسر و محدث، فقیہ و مفتی، مدیر و سیاست دان، عالم و عارف امام احمد رضا خان ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء میں بریلی (بھارت) کو پیدا ہوئے اور ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو بریلی ہی میں وصال فرمایا۔۔۔ آپ نے برصغیر کی مذہبی و سیاسی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا۔ آپ ۷۰ سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں آپ کی ایک ہزار سے زیادہ تصانیف موجود ہیں۔۔۔ اس عظیم شخصیت کو جدید علمی دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا، اس تابناک ہستی کو تعصب کے پردوں میں چھپا رکھا تھا۔۔۔ حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے یہ پردے چاک کر کے امام احمد رضا کو پہلی مرتبہ جدید علمی دنیا میں متعارف کرایا۔۔۔ ۱۹۷۰ء میں تحقیق کا آغاز کیا جو اب تک جاری ہے۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور، رضا اکیڈمی، لاہور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی سنی رضوی سوسائٹی ماریش وغیرہ نے تصانیف کی اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔۔۔ ۲۳ سالہ محنت شاقہ کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ آج دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر کام ہو رہا ہے۔۔۔ اور کچھ یونیورسٹیوں میں ہو چکا ہے۔۔۔ امام احمد رضا پر پانچ فضلاء ڈاکٹریٹ کی ڈگری لے جا چکے ہیں اور دس افراد ایم فل کر چکے ہیں۔۔۔ سردست دس یونیورسٹیوں میں کام ہو رہا ہے۔

حضرت مسعود ملت نے ایک نعرہٴ مستانہ لگایا جو ساری دنیا میں سنا گیا۔۔۔ وہ امام احمد رضا جن کی شخصیت و فکر سے ۱۹۷۰ء تک دنیا کے فضلاء بے خبر تھے آج باخبر ہیں اور تحقیق میں مصروف ہیں۔

امام احمد رضا پر حضرت مسعود ملت نے گزشتہ ۲۳ برس میں جو کام کیا ہے، اب ہم اس کی تفصیلات پیش کرتے ہیں:-

۱۔ تصنیفات و تالیفات

نمبر شمار عنوان	تاریخ تصنیف / اشاعت	مقام اشاعت
۱۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات	مطبوعہ ۱۹۷۱ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۲۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	مطبوعہ ۱۹۷۳ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور، مبارکپور
۳۔ عاشق رسول	مطبوعہ ۱۹۷۶ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۳۔ حیات فاضل بریلوی	مطبوعہ ۱۹۷۸ء	مکتبہ قادریہ، لاہور
۵۔ مولانا احمد رضا خاں بحیثیت سیاستدان	مطبوعہ ۱۹۷۹ء	اسلام آباد
۶۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی	مطبوعہ ۱۹۷۹ء	لاہور، سیالکوٹ، اسلام آباد، بمبئی
۷۔ گناہ بے گناہی	مطبوعہ ۱۹۸۱ء	لاہور، کراچی، حیدرآباد سندھ، مبارکپور
۸۔ اکرام امام احمد رضا	مطبوعہ ۱۹۸۱ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۹۔ اجالا	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	لاہور، کراچی، حیدرآباد سندھ، مبارکپور
۱۰۔ امام احمد رضا اور عالم اسلام	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۱۔ امام احمد رضا اور حرکت زمین	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۲۔ رائزہ معارف امام احمد رضا	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۳۔ حیات امام اہل سنت	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	لاہور، کراچی، ساہیوال، مبارکپور
۱۴۔ رہبر و رہنما	۱۹۸۷ء	لاہور، کراچی، واہ کینٹ، دہلی
۱۵۔ حیات امام احمد رضا بریلوی	مؤلفہ ۱۹۸۷ء غیر مطبوعہ	
۱۶۔ غریبوں کے غم خوار	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	لاہور، صادق آباد، کراچی، بمبئی
۱۷۔ سرتاج الفقہاء	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۱۸۔ امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۱۹۔ گویا دستاں کھل گیا	مطبوعہ ۱۹۹۱ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۲۰۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات	مطبوعہ ۱۹۹۱ء	لاہور، صادق آباد، کراچی، نئی دہلی

۲۱ امام احمد رضا محدث بریلوی مطبوعہ ۱۹۵۳ء کراچی، لاہور

۲۔ انگریزی مقالات

۲۲ The Neglected Genius of the East (عجمی الشرق) مطبوعہ ۱۹۷۸ء

لاہور، کراچی، کانپور، انگلستان، افریقہ

۳۔ انگریزی مضامین

- ۲۳ مولانا شاہ احمد رضا خاں ماہنامہ دی سکاٹریٹریٹھل، اکتوبر نومبر ۱۹۸۷ء، کراچی
- ۲۴ امام احمد رضا خاں بریلوی ماہنامہ اسلامک ڈائمنز اگست ۱۹۸۸ء انگلستان
- ۲۵ امام احمد رضا اور مسئلہ اذان مانی ۱۹۸۸ء غیر مطبوعہ
- ۲۶ ماہ و سال مجلہ معارف رضا ستمبر ۱۹۸۸ء کراچی
- ۲۷ کرانیکل آف امام احمد رضا مجلہ معارف رضا ستمبر ۱۹۹۰ء کراچی

۴۔ مقالات برائے انسائیکلو پیڈیا

- ۲۸ رضا بریلوی برائے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (جلد دہم) پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۵ء لاہور
- ۲۹ رضا بریلوی برائے شاہکار اسلامی انسائیکلو پیڈیا ۱۹۷۶ء لاہور
- ۳۰ احمد رضا خاں بریلوی برائے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (سلیمنٹ والیوم) ۱۹۸۴ء پیرس (فرانس)
- ۳۱ احمد رضا خاں بریلوی برائے انسائیکلو پیڈیا اسلامی کاؤنڈیشن مئی ۱۹۹۰ء تہران (ایران)
- ۳۲ احمد رضا خاں بریلوی برائے مجمع النکلی لموٹ الحضارة الاسلامیہ مئی ۱۹۹۰ء عمان (اردن)

۵۔ تصانیف و مقالات کے تراجم

عنوان	مترجم	زبان	سنہ تالیف / مقام تالیف / اشاعت طباعت
۳۳۔ اجالا	☆ مولانا محمد عبدالرسول گمسی بلوچ قادری سندھی	سنہ ۱۹۸۷ء	کراچی
☆ پروفیسر ایم خطاب	انگریزی	۱۹۸۷ء	کراچی، انگلستان

انگریزی ۱۹۸۸ء کراچی

☆ پروفیسر عبدالقادر

ہندی اکتوبر ۱۹۹۱ء پورنیہ بہار

☆

افکار حق اکیڈمی پورنیہ بہار

۳۳۔ حیات امام اہل سنت مولانا محمد عبدالرسول گنسی بلوچ قادری، سندھی ۱۹۸۷ء کراچی

۳۵۔ رہبر و رہنما ☆ پروفیسر نگار عرفانی چشتی صابری، انگریزی ۱۹۸۸ء پاکستان، ہندوستان،

افریقہ

☆ پروفیسر عبدالقادر انگریزی ۱۹۸۸ء کراچی

☆ پروفیسر نگار عرفانی چشتی، انگریزی ۱۹۸۸ء کراچی ڈربن

☆ الحاج خالد علی خان، ہندی بریلی شریف

☆ فرانسیسی ۱۹۹۳ء بریلی شریف

۳۶۔ گناہ بے گناہی ☆ مولانا محمد مومن رضوی سندھی ۱۹۸۸ء حیدر ضلع تھرا کر، سندھ

☆ پروفیسر عبدالقادر انگریزی ۱۹۹۰ء کراچی

☆ سرمان حسین ایڈووکیٹ ہندی اکتوبر ۱۹۹۱ء بریلی شریف

۳۷۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات، مولانا محمد مومن رضوی، سندھی، حیدر ضلع تھرا کر سندھ

۳۸۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، پروفیسر عبدالرشید، انگریزی بھارت

۳۹۔ احمد رضا خاں بریلوی رضا اللہ عارف نوشاہی، فارسی ۱۹۹۱ء تھران

(برائے انسائیکلو پیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن)

۴۰۔ احمد رضا خاں بریلوی، مولانا ممتاز احمد سعیدی، عربی ۱۹۹۱ء عمان

(برائے مجمع الملکی لبحوث الحضارة الاسلامیہ)

۴۱۔ الشیخ احمد رضا خاں البریلوی، مولانا محمد عارف اللہ مصباحی، عربی ۱۹۹۱ء لاہور

۴۲۔ احمد رضا خاں بریلوی، علامہ محمد نصر اللہ خاں، عربی ۱۹۹۱ء کراچی

۴۳۔

۴۴۔ گویا دستان کھل گیا، پروفیسر زین الدین صدیقی، انگریزی ۱۹۹۲ء ڈربن

(جنوبی افریقہ)

- ۳۵۔ غریبوں کے غم خوار، جاوید اقبال نورانی، سندھی ۱۹۹۲ء ٹنڈو جام سندھ
 ۳۶۔ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی، پروفیسر رحمت اللہ، انگریزی ۱۹۹۳ء

۶۔ اخبارات و رسائل کے لئے مضامین و مقالات

- ۳۷۔ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں بریلوی ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی
 مارچ ۱۹۷۳ء
- ۳۸۔ تحریک پاکستان پر فاضل بریلوی کے اثرات، ماہنامہ فیض رضا، فیصل آباد
 مارچ ۱۹۷۳ء
- ۳۹۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی، روزنامہ آفاق ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء لاہور
- ۵۰۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری، روزنامہ الجاہد ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء کانپور
- ۵۱۔ حیات فاضل بریلوی، مشمولہ رسالہ "الاستمداد" ۱۹۷۶ء لاہور
- ۵۲۔ مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف، روزنامہ جنگ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
- ۵۳۔ مولانا احمد رضا خاں کے خلفاء، روزنامہ جنگ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
- ۵۴۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی، روزنامہ جنگ ۱۹ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
- ۵۵۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی، ہفت روزہ افق ۲۲ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء کراچی
- ۵۶۔ جہان رضا، ماہنامہ ضیائے حرم ستمبر ۱۹۷۹ء لاہور
- ۵۷۔ مقدمہ خیابان رضا، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جنوری ۱۹۸۰ء گوجرانوالہ
- ۶۸۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی، ہفت روزہ اخبار جہاں، ۱۳ تا ۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء کراچی
- ۶۹۔ احمد رضا خاں بریلوی، ماہنامہ فکر و نظر اپریل، مئی، جون ۱۹۸۰ء اسلام آباد
- ۷۰۔ جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا، ماہنامہ اشرفیہ اگست ستمبر ۱۹۸۰ء کراچی، مبارکپور
- ۷۱۔ جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا، معارف رضا ۱۹۸۰ء کراچی
- ۷۲۔ حیات مبارکہ احمد رضا خاں "مشمولہ ۱۳ ویں صدی کے مجدد" ۱۹۸۰ء لاہور
- ۷۳۔ امام احمد رضا کی فصاحت و بلاغت اور علمائے حرمین میں آپ کی مقبولیت

- روزنامہ امن ۳ جنوری ۱۹۸۱ء کراچی
- ۴۳۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، ماہنامہ دور جدید فروری ۱۹۸۱ء
- ۴۴۔ عاشق رسول ماہنامہ اشرفہ مارچ ۱۹۸۱ء مبارکپور
- ۴۵۔ نظریہ حرکت زمین اور اعلیٰ حضرت، ہفت روزہ الام، ۷ تا ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء بہاولپور
- ۴۶۔ عالی جامعات اور امام احمد رضا معارف رضا ستمبر ۱۹۸۲ء کراچی
- ۴۷۔ حیا مبارکہ اعلیٰ حضرت ماہنامہ قومی آواز ۸۳-۱۹۸۲ء دہلی
- ۴۸۔ اعلیٰ حضرت اور زبان عربی ماہنامہ ضیائے حرم جنوری ۱۹۸۳ء لاہور
- ۴۹۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں ماہنامہ صبح نور فروری ۱۹۸۳ء سیالکوٹ
- ۵۰۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی جمعہ ایڈیشن ۱۹۸۳ء بمبئی
- ۵۱۔ حیا امام احمد رضا مشمولہ "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" ۱۹۸۳ء کراچی
- ۵۲۔ اجالا ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف اکتوبر ۱۹۸۳ء آ
- ۵۳۔ امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظر میں معارف رضا ستمبر ۱۹۸۵ء کراچی
- ۵۴۔ ماہ و سال مشمولہ امام احمد رضا اور ان کے مخالفین ۱۹۸۵ء پاکستان، ہندوستان، انگلستان، افریقہ
- ۵۵۔ کنز الایمان پر پابندی کیوں؟ ماہنامہ ترجمان اللہ سنت، اکتوبر ۱۹۸۵ء
- ۵۶۔ چانگام (نگہ دہش)
- ۵۷۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی برائے ہجری کونسل ۱۹۸۶ء اسلام آباد
- ۵۸۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا روزنامہ حریت ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء
- ۵۹۔ امام احمد رضا ایک نظر میں معارف رضا ستمبر ۱۹۸۶ء کراچی
- ۶۰۔ رہبر و رہنما ماہنامہ استقامت، کراچی جون ۱۹۸۷ء
- ۶۱۔ قانونی رضویہ اور ڈاکٹر بلیمان معارف رضا ستمبر ۱۹۸۷ء کراچی
- ۶۲۔ امام احمد رضا ایک صاحب بصیرت اور سیاستدان ماہنامہ منہاج القرآن اکتوبر ۱۹۸۷ء لاہور

- ۹۳۔ امام احمد رضا ایک صاحب بصیرت تدریس و سیاستدان ماہنامہ منہاج القرآن
فروری ۱۹۸۸ء لاہور
- ۹۴۔ حیات امام احمد رضا، ماہ و سال کے آئینے میں مشمولہ ستمبر ۱۹۸۸ء پشاور
”عشق مصطفیٰ اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی“
- ۹۵۔ امام احمد رضا کے ماہ و سال روزنامہ انقلاب ۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء، بمبئی
- ۹۶۔ امام احمد رضا کی اصلاحی مہم روزنامہ ہندوستان ۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء، بمبئی
- ۹۷۔ امام احمد رضا ایک نظر میں روزنامہ ہندوستان ۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء، بمبئی
- ۹۸۔ اعلیٰ حضرت ایک نظر میں روزنامہ اردو ٹائمز ۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء، بمبئی
- ۹۹۔ اعلیٰ کی دینی حیثیت و سیاسی بصیرت، ہفت روزہ اخبار عالم، ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۸ء، بمبئی
- ۱۰۰۔ حیات امام احمد رضا ماہ و سال کے آئینے میں مشمولہ ”مشفقہ الارشاد“ ۱۹۸۸ء لاہور
- ۱۰۱۔ ماہ و سال مشمولہ ”پاک و ہند میں تحریک احیائے اسلام“ ۱۹۸۸ء ڈرن
(جنوبی افریقہ)
- ۱۰۲۔ امام احمد رضا، علمائے حرمین اور علمائے دیوبند ماہنامہ قاری، دہلی
(امام احمد رضا نمبر) اپریل ۱۹۸۹ء
- ۱۰۳۔ امام احمد رضا اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی، معارف رضا ستمبر ۱۹۸۹ء کراچی
- ۱۰۴۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے اصلاحی کارنامے، ماہنامہ زجاج، گجرات
ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
- ۱۰۵۔ امام احمد رضا اور تجرید و اصلاح، ماہنامہ حجاز جدید، ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء، نئی دہلی
- ۱۰۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی، ماہنامہ ماہ طیبہ، سیالکوٹ ستمبر ۱۹۹۰ء
- ۱۰۷۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ حجاز جدید، دہلی مئی جون ۱۹۹۱ء
- ۱۰۸۔ امام احمد رضا اور بدعات کا خاتمہ ماہنامہ نور مصطفیٰ جون ۱۹۹۱ء پٹنہ (بھارت)
- ۱۰۹۔ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ، مجلہ رضا کانفرنس ستمبر ۱۹۹۱ء کراچی
- ۱۱۰۔ امام احمد رضا بریلوی ماہنامہ نوائے انجمن ستمبر ۱۹۹۱ء لاہور
- ۱۱۱۔ امام احمد رضا کے ماہ و سال ماہنامہ حجاز جدید نومبر ۱۹۹۱ء نئی دہلی
- ۱۱۲۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ حجاز جدید، دہلی مئی جون ۱۹۹۱ء

- ۱۱۳۔ گناہ بے گناہی، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
 ستمبر تا نومبر ۱۹۹۰ء
- ۱۱۴۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، ماہنامہ فیضانِ مدینہ
 اگست ۱۹۹۲ء خانوال
- ۱۱۵۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ حجاز جدید
 اگست ۱۹۹۲ء نئی دہلی
- ۱۱۶۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ رہنمائے دکن (امام احمد رضا نمبر)
 ۱۹۹۲ء حیدرآباد (دکن)
- ۱۱۷۔ نزالایمان کا اہلی جاڑہ
 معارفِ رضا ۱۹۹۲ء کراچی
- ۱۱۸۔ امام اہل سنت
 ماہنامہ رہنمائے دکن، ۱۹۹۳ء حیدرآباد دکن
- ۱۱۹۔ امام احمد رضا کی جدت پسندی اور اصلاحِ معاشرہ، مسلم ٹائمز (امام احمد رضا نمبر)
 اگست ۱۹۹۳ء بمبئی
- ۱۲۰۔ شہادۃ امام احمد رضا مفتی اعظم ہند، پندرہ روزہ ندائے اہل سنت
 لاہور، ۱۶ تا ۲۳ مئی ۱۹۹۳ء
- ۱۲۱۔ امام اہل سنت، ماہنامہ رہنمائے دکن
 اگست ۱۹۹۳ء حیدرآباد (دکن)
- ۱۲۲۔ گفتنی ناگفتنی
 ماہنامہ اشرفیہ اگست ۱۹۹۳ء مبارکپور
- ۱۲۳۔ فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے خلاف سازشیں، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اکتوبر ۱۹۹۳ء
 گوجرانوالہ

۷۔ تقدیمات

مصنف / مولف	عنوان	سن اشاعت / مقام تالیف / طباعت
۱۲۴۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	فاضل بریلوی اور ترک موالات جنوری ۱۹۷۱ء لاہور	
۱۲۵۔ ملک شیر محمد اعوان	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری	۱۹۷۳ء لاہور
۱۲۶۔ مولانا عبدالکلیم شرف قادری	تذکرہ اکابر اہل سنت	۱۹۷۷ء لاہور
۱۲۷۔ مولانا اخترالحامدی	امام نعت گویاں	۱۹۷۷ء لاہور
۱۲۸۔ مولانا محمد مرید احمد چشتی	جہانِ رضا (اول و دوم)	۱۹۷۷ء لاہور
۱۲۹۔ میاں محمد صادق قصوری	خلفائے اعلیٰ حضرت	۱۹۷۷ء لاہور
۱۳۰۔ مولانا محمد یسین اختر مصباحی	امام احمد رضا اور رو بدعات و منکرات، ۱۹۷۸ء لاہور	

- ۱۳۱۔ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں
ملفوظات مجدد مائت حاضرہ ۱۹۷۸ء لاہور
- ۱۳۲۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
دوام العیش فی الامت من قریش ۱۹۷۹ء لاہور
- ۱۳۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
گناہ بے گناہی ۱۹۸۰ء کراچی
- ۱۳۴۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
حاشیہ رسالہ در علم لوگارثم ۱۹۸۰ء کراچی
- ۱۳۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
حیات امام اہل سنت فروری ۱۹۸۱ء لاہور
- ۱۳۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
فوز مبین در رد حرکت زمین ۱۹۸۳ء کراچی
- ۱۳۷۔ ڈاکٹر حسن رضا خاں
قیبہ اسلام ۱۹۸۳ء کراچی
- ۱۳۸۔ خواجہ انجم نظامی
امام احمد رضا، انشوروں کی نظر میں ۱۹۸۶ء جہلم
- ۱۳۹۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
الدولۃ امید ۱۹۸۷ء لاہور
- ۱۴۰۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی
کنز الایمان تفسیر کی روشنی میں ۱۹۸۸ء لاہور
- ۱۴۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
اجالا ۱۹۸۳ء کراچی
- ۱۴۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
گویابستان کھل گیا ۱۹۸۹ء لاہور
- ۱۴۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
سرتاج الفقہاء ۱۹۹۰ء لاہور
- ۱۴۴۔ محمد عبدالستار طاہر
کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں ۱۹۸۹ء لاہور
- ۱۴۵۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش، مختصر سوانح امام اہلسنت امام احمد رضا، اپریل ۱۹۹۰ء
سابق آباد
- ۱۴۶۔ محمد احمد مصباحی
امام احمد رضا اور تصوف بہار پور، لاہور
- ۱۴۷۔ مفتی محمد کلیم احمد بریلوی
فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ کراچی
- ۱۴۸۔ مولانا اقبال احمد اختر
شہداء اعلیٰ حضرت جولائی ۱۹۹۰ء کراچی
- ۱۴۹۔ خواجہ اشرف انجم نظامی
ثبات مصطفیٰ در انداز امام احمد رضا اکتوبر ۱۹۹۰ء لاہور
- ۱۵۰۔ مولانا کوثر نیازی امام احمد رضا خاں بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت
نومبر ۱۹۹۰ء کراچی
- ۱۵۱۔ ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی
قرآن، سائنس اور امام احمد رضا ۱۹۹۰ء جہلم
- ۱۵۲۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
شذرات برائے کنز الایمان نومبر ۱۹۹۱ء واہ کینٹ
- ۱۵۳۔ مولانا اقبال احمد اختر، امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین، نومبر ۱۹۹۱ء کراچی

- ۱۵۳۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری، البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، دسمبر ۱۹۹۱ء لاہور
- ۱۵۵۔ بشیر حسین ناظم
تضمین پر تسکین بر سلام رضا ۱۹۹۲ء اسلام آباد
- ۱۵۶۔ سید شاہد علی نورانی، امام احمد رضا بریلوی کی علمی خدمات۔۔ ایک جائزہ، ۱۹۹۲ء لاہور
- ۱۵۷۔ مولانا سید عبدالرحمن قادری رضوی اقلائے حرمین کا تازہ عطیہ، ۱۹۹۲ء لاہور
- ۱۵۸۔ مولانا کوكب نورانی
دیوبند سے بریلی تک ۱۹۹۲ء لاہور
- ۱۵۹۔ مولانا محمد احمد مصباحی
جدالمتار کا تعارف جولائی ۱۹۹۲ء مبارکپور
- ۱۶۰۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی
امام احمد رضا کی نثر نگاری نومبر ۱۹۹۲ء لاہور
- ۱۶۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی جنوری ۱۹۹۳ء لاہور
- ۱۶۲۔ مولانا اقبال احمد اختر
پردہ اٹھتا ہے مارچ ۱۹۹۳ء لاہور
- ۱۶۳۔ علامہ محمد فیض احمد اوسکی
شرح حدائق بخشش نومبر ۱۹۹۳ء بہاولپور

۸۔ پیش لفظ

- ۱۶۴۔ مولانا محمد مرید احمد چشتی
خیابان رضا ۱۹۸۲ء لاہور
- ۱۶۵۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
شریعت و طریقت ۱۹۸۳ء کراچی
- ۱۶۶۔ مولانا حسین رضا خاں
سیرت اعلیٰ حضرت (یادگار حسین) ۱۹۸۳ء کراچی، بریلی،
ماریش (افریقہ)
- ۱۶۷۔ پروفیسر محمد فکیل اوج
امام احمد رضا (کونز) ۱۹۸۳ء کراچی
- ۱۶۸۔ اعجاز اشرف انجم رضوی
افکار رضا ۱۹۸۵ء لاہور
- ۱۶۹۔ پروفیسر محمد صدیق
پروفیسر حاکم علی ۱۹۸۶ء لاہور
- ۱۷۰۔ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ
ذکر رضا ستمبر ۱۹۸۷ء خانقاہ ڈوگرہاں
- ۱۷۱۔ مولانا صابر حسین شاہ بخاری
امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں ۱۹۸۸ء واہ کینٹ
- ۱۷۲۔ مولانا عبدالبجٹی رضوی
تذکرہ مشائخ سلسلہ رضویہ ۱۹۸۸ء بنارس، لاہور
- ۱۷۳۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان
اعلیٰ حضرت بریلوی کی نعتیہ شاعری ۱۹۹۳ء کراچی

۹۔ تبصرے

- ۱۷۴۔ مولانا محمد یسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں

۱۹۷۷ء الہ آباد

- ۱۷۵۔ مفتی شجاعت علی قادری مجدد الامتہ ۱۹۷۹ء کراچی
 ۱۷۶۔ خلیل احمد رانا انوار قطب مدینہ ۱۹۸۷ء لاہور
 ۱۷۷۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی کلام رضا کے نئے تنقیدی زاویے ۱۹۸۸ء بریلی

۱۰۔ مکاتیب

- ۱۷۸۔ مولانا محمد یسین اختر مصباحی مقدمہ امام اہل سنت ۱۹۸۱ء الہ آباد
 ۱۷۹۔ مولانا افتخار احمد قادری مقدمہ گناہ بے گناہی ۱۹۸۱ء الہ آباد
 ۱۸۰۔ مولانا محمد یسین اختر مصباحی ماہنامہ حجاز جدید اگست ۱۹۸۸ء نئی دہلی
 ۱۸۱۔ مولانا محمد احمد مصباحی ماہنامہ اشرفہ دسمبر ۱۹۸۸ء مبارکپور
 ۱۸۲۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی ماہنامہ سنی دنیا ۱۹۸۸ء بریلی شریف
 ۱۸۳۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی سنی دنیا مارچ ۱۹۹۰ء بریلی شریف
 ۱۸۳۔ مولانا عبداللہ جتئی قادری رضوی جنوری ۱۹۹۰ء بنارس

نوٹ:- مکاتیب کا تو ایک طویل سلسلہ ہے جس کی تفصیل یہاں محال ہے۔
 ”مکاتیب مسعودی“ کے عنوان سے احقر کام کر رہا ہے۔

۱۱۔ پیغامات

- ۱۸۵۔ برائے یوم رضا مرکزی مجلس رضا، لاہور مشمولہ ”پیغامات یوم رضا“
 مرتبہ حاجی مقبول احمد قادری ۱۹۷۲ء لاہور
 ۱۸۶۔ برائے مجلس مذکرہ ”فاضل بریلوی اور تخلیق نظریہ پاکستان“ منعقدہ خالقہ ہال
 ۲۹ مارچ ۱۹۷۳ء کراچی
 ۱۸۷۔ برائے ماہنامہ مجلس رضا فروری ۱۹۸۵ء ماچسٹر (انگلستان)

۱۲۔ زیر نگرانی لکھے جانے والے مقالات

- ۱۸۸۔ یادگار حسنین مرتبہ سید مظہر قیوم بی ایس سی، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی
 ۱۸۹۔ کنز الایمان اور دیگر اردو معروف تراجم مرتبہ پروفیسر مجید اللہ قادری

غیر مطبوعہ ۱۹۸۸ء کراچی

- ۱۹۰۔ آئینہ رضا یعنی تعارف رضویات یعنی آئینہ رضویات جلد اول، مطبوعہ ۱۹۸۹ء، کراچی
(مرتبہ: پروفیسر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری)
- ۱۹۱۔ فتاویٰ رضویہ کی سیاسی اہمیت پروفیسر اسحاق مدنی ۱۹۹۰ء کراچی
- ۱۹۲۔ امام احمد رضا وادی مہران میں محمد اقبال احمد انصاری ۱۹۹۰ء کراچی
- ۱۹۳۔ بریلوی تحریک ۱۸۵۷ء سے ۱۹۳۷ء تک ڈاکٹر اوشا سانیاں ۱۹۹۰ء کولمبیا یونیورسٹی امریکہ
- ۱۹۴۔ آئینہ رضویات (جلد دوم) مرتبہ محمد عبدالستار طاہر ستمبر ۱۹۹۳ء کراچی
- ۱۹۵۔ کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں مرتبہ محمد عبدالستار طاہر جنوری ۱۹۹۳ء لاہور
- ۱۹۶۔ امام احمد رضا پر تحقیق کا آغاز و ارتقاء۔۔۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام مکتوبات کے آئینے میں (جلد اول) مرتبہ محمد عبدالستار طاہر متوقع اشاعت ستمبر ۱۹۹۵ء کراچی
- ۱۹۷۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی۔۔۔ سوالات جوابات کے آئینے میں شائستہ زریں، کراچی (زیر طبع)

۱۳۔ زیر تدوین انکارشات

- ۱۹۸۔ حیات امام احمد رضا خان بریلوی (بیٹہ سوانح) کراچی
- ۱۹۹۔ امام احمد رضا، مکتوبات کے آئینے میں کراچی
- ۲۰۰۔ انتخاب حدائق بخشش، ۱۹۹۳ء کراچی
- نوٹ:- امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا یہ انتخاب آج کل کتابت کی منزل سے گزر رہا ہے۔ انشاء اللہ اس کا عکس ڈیٹا ایڈیشن سرہند پبلی کیشنز، کراچی زر کثیر صرف کر کے ۱۹۹۳ء کے آخر تک شائع کرے گا۔ یہ انتخاب ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں مندرجہ ذیل مقالات شامل ہوں گے
- ۲۰۱۔ حضرت رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری
- ۲۰۲۔ حضرت رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری اپنے آئینے میں
- ۲۰۳۔ تعارف حضرت رضا بریلوی
- ۲۰۴۔ ارمغان رضا (فارسی کلام کا انتخاب)
- نوٹ:- یہ انتخاب پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (کوئٹہ) اور نضر نوشاہی کے مقدمہ کے ساتھ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی شائع کر رہا ہے۔

اختصاص

حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی

دلوی علیہ الرحمہ

(۱۸۸۶ء/۱۳۰۳ھ — ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ)

۱۹۶۸ء تا ۱۹۹۰ء

مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

برصغیر کے مشہور و معروف عالم و عارف، مفتی و فقیہ حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ ۱۵ رجب ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء کو دہلی میں وصال فرمایا۔۔۔ اپنے عہد کے جلیل القدر عالم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ وقت تھے۔۔۔ علم و دانش اور سادگی و خاموشی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔۔۔ تقریباً ۶۵ سال تک فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔۔۔ آپ کے فتاویٰ اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہیں۔۔۔ آپ کی بے نیازانہ فطرت نے نہ کسی بادشاہ کی دعوت قبول کی اور نہ کسی نواب کی۔

حضرت مسعود ملت نے ۱۹۶۶ء میں آپ پر تحقیق کا آغاز کیا اور مسلسل چار برس محنت کر کے حضرت مفتی اعظم کے منتشر حالات، فتاویٰ، مکتوبات، مواعظ و رسائل جمع کر کے ۱۹۷۰ء تک تقریباً سات کتابیں شائع کیں۔ مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے جد امجد حضرت فقیہ الہند محمد مسعود شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فتاویٰ بھی جمع کئے جو ۱۹۷۸ء میں کراچی سے شائع ہوئے۔۔۔ اس کے علاوہ مفتی اعظم پر متعدد مقالات و رسائل لکھے۔۔۔ منظریات پر اب تک دس کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

ہمارے مخدوم و ممدوح حضرت مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ، العالی پر حضرت مفتی اعظم کی خاص نظر تھی۔ آپ کو دعاؤں سے نوازا اور ۱۹۵۳ء میں آپ کی علمی و روحانی ترقیوں کے لئے اپنے مکتوبات میں پیش گوئی فرمائی جو آج ہمارے سامنے ہے، مکتوبات شریف سے چند کلمات ملاحظہ ہوں:-

☆ مولیٰ تعالیٰ تم سے میری آنکھیں لٹھندی رکھے اور مخلوق کو تمہاری دینی خدمت سے بہرہ ور کرے۔۔۔ (۱۹۴۹ء)

☆ مولیٰ تعالیٰ تمہیں تمہارے جد امجد کا مظہر بنائے۔۔۔ (۱۹۶۱ء)

☆ مجھے امید ہے کہ اپنے بھائیوں سے سبقت لے جاؤ گے اور اپنے اجداد کا نمونہ ثابت ہو گے۔۔۔ (۲۵ فروری ۱۹۵۳ء)

قلہ پروفیسر صاحب کا دل خانقاہی تعضبات سے پاک ہے۔ انہوں نے بیک وقت

قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، شزاریہ سلاسل کے بزرگوں پر کام کیا ہے اور پاک و ہند کے علمی جرائد میں مقالات و مضامین شائع کرائے۔ الحمد للہ اب زندگی کے شب و روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے لئے مختص کر دیئے ہیں، جیسا کہ آپ نے گذشتہ صفحات میں اختصا سیرت کے ذیل میں ملاحظہ فرمایا۔

قادریہ بزرگوں میں میر سید علی غمگین دہلوی کے علاوہ سرفہرست، ثانی ابو ضیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ ہیں۔۔۔ نقشبندیہ اکابر میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، خواجہ خورد حضرت خواجہ محمد عبداللہ دہلوی، شاہ محمد مسعود محدث دہلوی، حضرت خواجہ رکن الدین الوری، علامہ مفتی محمد محمود الوری اور حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔ چشتیہ بزرگوں میں حضرت جمال الدین، ہانسوی الخلیب علیہ الرحمہ اور شزاریہ اولیاء میں حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ ہیں۔

حضرت مفتی اعظم مظہر اللہ علیہ الرحمہ حضرت مسعود ملت کے والد بزرگوار ہونے کے ساتھ ساتھ استاد معظم ^{اور} مرشد پاک بھی ہیں۔۔۔ ^{مقبول} نسبتوں کو حضرت مسعود مآب نے جس احسن طریق پر نبھایا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔۔۔ آئیے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے مرید و مراد اور تازش اسلاف نور نظر کی قلمی بو قلمونیوں کا نظارہ کرتے ہیں۔

تالیفات:-

- | | | |
|------------------|---|---------------|
| ۱- مظہر الاخلاق | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | کراچی ۱۹۶۸ء |
| ۲- ارکان دین | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | کراچی ۱۹۶۹ء |
| ۳- مکاتیب مظہری | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | کراچی ۱۹۶۹ء |
| ۴- مواعظ مظہری | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | کراچی ۱۹۶۹ء |
| ۵- فتاویٰ مظہری | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | کراچی ۱۹۷۰ء |
| ۶- مظہر العقائد | مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ | سیالکوٹ ۱۹۷۶ء |
| ۷- فتاویٰ مسعودی | شاہ محمد مسعود علیہ الرحمہ (بدا مجد) | سیالکوٹ ۱۹۷۸ء |
| ۸- دائمی تقویم | مولانا محمد منظور احمد علیہ الرحمہ (فرزند دہند) | کوٹہ ۱۹۶۷ء |

تصنیفات:-

- ۱- تذکرہ مظهر مسعود
۲- حیات مظہریہ
۳- حیات مظہری
- کراچی ۱۹۶۹ء
لاہور ۱۹۷۰ء
کراچی ۱۹۷۳ء
- بزم اربابِ طریقت

مقالات:-

- ۴- حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مظہر اللہ
ماہنامہ نور اسلام شریکوہ شریف
(اولیائے نقشبند نمبر) ۱۹۷۹ء
انق، کراچی جون ۱۹۸۰ء
- ۵- شاہ محمد مظہر اللہ
۶- مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی
- تحقیقی مقالہ برائے ”پچاس بڑے مسلمان“
مرتبہ میاں محمد صادق قصوری (غیر مطبوعہ)

مضامین:-

- ۷- حضرت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ
۸- حضرت مفتی محمد مظہر اللہ
۹- مفتی محمد مظہر اللہ
۱۰- مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ
۱۱- مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ
۱۲- مفتی مظہر اللہ دہلوی
۱۳- مفتی اعظم
- ۱۹۶۸ء فیصل آباد سعادت
۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء دہلی پیام مشرق
۱۳ اگست ۱۹۷۵ء بہاولپور الہام
ستمبر ۱۹۷۸ء ترجمان اہل سنت کراچی
نومبر ۱۹۷۸ء نور الحیب بصیرپور
اپریل ۱۹۸۲ء غیر مطبوعہ
اکتوبر ۱۹۹۰ء سنی دنیا بریلی شریف

پیش لفظ:-

- ۱۴- محمد مظہر اللہ، مفتی مظہر الانلاق
۱۵- محمد مظہر اللہ، مفتی ارکان دین
۱۶- محمد مظہر اللہ، مفتی مظہر العقائد
۱۷- محمد مظہر اللہ، مفتی مقدمہ و تفسیر و ترجمہ سورہ یاسین شریف، غیر مطبوعہ
- ۱۹۶۸ء مطبوعہ کراچی
۱۹۶۹ء مطبوعہ کراچی
۱۹۷۶ء لاہور

مقدمات:-

- ۱۸- محمد مظہر اللہ، مفتی مکاتیب مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء
- ۱۹- محمد مظہر اللہ، مفتی مواعظ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۰- محمد مظہر اللہ، مفتی فتاویٰ مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء
- ۲۱- جاوید اقبال مظہری، مولانا ملفوظات مظہری مطبوعہ کراچی ۱۹۹۰ء

زیر تدوین:-

- ۲۲- مکاتیب مظہری (جلد دوم)
- ۲۳- مرقع مظہری

